إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ

یہ رسالہ متبرک مناقب مین جناب حضرت پیر دستگیر سیدنا
عبد القادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے عربی زبان مین ہی مسمی

غبطة الناظر في ترجمة الشيخ عبد القادر

اسکا ترجمہ مسمی

[illegible] الكلام في مناقب الشيخ عبد القادر

حسب الحکم عالیجناب مکرم و معظم و محتشم نواب سید معظم حسین خان بہادر
دام اقبالہٗ - باہتمام حقیر محمد بشیر مالک مطبع - اور محمد نذیر صاحب منیجر مطبع کی کوشش سے

پریس ۱۳۲۲ھ ... سے ہوکر ناظرین
معظمین کو طبع آراستہ ہدیہ ہو

تعداد طبع (۵۰۰) جلد بار اول -

کتبہ رحیم بخش آثر - مصور لکھنوی

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ ۞ وَحَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ وَاِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ ۞ وَاَصْحَابِہٖ ۞ شُمُوْسِ الدَّارَیْنِ اما بعد

اضعف عباد اللہ الولی مظفر حسین ابن مولوی سید امداد علی الحنفی القادری البغدادی ثم شائستہ آبادی شائقین سیر و تواریخ بزرگان دین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ ابتداۓ ۱۳۲۲ ہجری علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ والتسلیم مین ایک رسالہ مطبوعہ مسمّٰی بہ غبطۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر الجیلی الحنبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزبان عربی جیسے پرنسپل مدرسہ عالیہ کلکتہ مسٹر راس نے خلف اکرم قرۃ العینین مولوی سیّد مظفر حسین کو ہدیہ پیش کیا تھا میری نظر سے گذرا۔ ایک مختصر مقدمہ بزبان عربی پرنسپل مدرسہ نے اس رسالہ پر لکھا ہے۔ مقدمہ مین لکھتے ہین کہ یہ رسالہ کتب نادرہ سے ہے۔ مجھے یہ رسالہ قلمی مولوی خدا بخش خان بہادر کے کتبخانہ مین جو بانکی پور مین واقع ہے دست یاب ہوا۔ اور لکھتے ہین اگرچہ متن کتاب مین کتاب اور مصنف کتاب کے نام کا کہین پتہ نہین چلتا لیکن پشت کتاب پر یہ عبارت لکھی ہوئی نظر پڑی۔ غبطۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر اعاد اللہ علینا و علی المسلمین من برکاتہ تالیف المرحوم قاضی القضاۃ الشافعی شیخ الاسلام ابن الحجر تغمدہ اللہ برحمتہ آمین۔ پرنسپل مسٹر راس لکھتے ہین کہ اس عبارت کے ملاحظہ سے مستنبط ہوتا ہے کہ شاید یہ رسالہ ابن الحجر عسقلانی کی تالیفات سے ہو۔ مترجم کا بھی یہی قیاس ہے۔ کہ یہ رسالہ ابن الحجر عسقلانی کی تصنیفات سے ہو۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِنْدَہٗ عِلْمُ الْغَیْبِ ۔ چونکہ یہ رسالہ مناقب شیخ عبد القادر الجیلی الحنبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین ایک نادر الوجود اور عمدہ رسالہ ہے باوجود غیر قوم و غیر مذہب ہونیکے پرنسپل مدرسہ مسٹر راس نے عامۃً اہل اسلام اور خاصۃً قادریوں کی خوشنودی کیلئے اس رسالہ کی طبع کرانیکی طرف اپنی عنان توجہ منعطف کی۔ مین کہتا ہون کہ مسٹر راس کے احسان کو مان لینا اور تہِ دل سے اسکا شکریہ ادا کرنا مسلمانان فہمی انصاف کو لازم ہے مین نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک بہ نظر تعمق و تامل لفظاً لفظاً ملاحظہ کیا۔ اگرچہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے مناقب مین علماء سلف وخلف نے سیکڑون رسالے تالیف کیئے ہین۔ اور میری نظر سے بھی اکثر رسالہ کے مضامین جستہ جستہ گذرے مگر حق تو یہ ہے۔ کہ اس رسالہ کی خوبی کو نہین پہونچتے مؤلف رسالے نے سوانح عمری اور حالات اور کمالات اور کرامات حضرت شیخ کی نہایت ہی عمدگی سے بیان کیئے ہین۔ قابل قدر اس رسالے مین یہ بات ہے۔ کہ حشو و زوائد سے بالکلیہ مبرا ہے اور تقریباً کل روات اسکے ثقات ہین حاصل کلام یہ ہے کہ مؤلف رسالہ حاطب اللیل نہین ہے بلکہ ایک سچے مؤرخ کو جیسا چاہیئے اوس روش پر یہ چلتا ہے اور بڑے بڑے جلیل القدر علماء و زہاد و محدثین اسکے راوی ہین جیسے شیخ نور الدین صاحب بہجۃ الاسرار اور یونینی۔ اور الشیخ شطنوفی۔ اور الشیخ موفق۔ اور شیخ مفرج بن شہاب اور حافظ محب الدین[ع] ابن النجار اور حافظ ابو سعید السمنانی صاحب تاریخ بغداد اور حافظ شمس الدین الذہبی مؤلف تاریخ اسلام اور حافظ زین الدین ابن رجب صاحب طبقات۔ اور شیخ شہاب الدین السہروردی اور ابن الجوزی وغیرہم طبقات محدثین مین ابن الجوزی کا بھی بہت بڑا پایہ ہے۔ اسکے مزاج مین حد درجہ کا تعصب یا دوسری عبارت مین احتیاط کہئے۔ سیکڑون صحیح حدیثون کو اسنے اپنے موضوعات مین لکھدیا۔ موضوعات ابن الجوزی فضلا مین دائر و سائر ہے مگر علما نے بھی انکی خوب خبر لی ہے چنانچہ حافظ جلال الدین سیوطی اور شیخ عبد الحق دہلوی نے تردید کی ہے المختصر اس کتاب کے معائنہ سے طبیعت نہایت ہی محظوظ ہوئی اور خیال گذرا کہ اگر اسکا ترجمہ زبان اُردو مین ہو جاتا تو کیا خوب ہوتا۔ تاکہ ہمارے اخوان دین جنکی فہم لغت عربی کے سمجھنے سے قاصر ہین وہ بھی مستفید ہوتے۔ لہذا باوجود کثرۃ اشتغال و انہماک افکار گوناگون اپنے برادران طریقہ کی خوشنودی کیلئے باوجود عدم لیاقت مین نے اس خدمت کے لئے اپنی کمر ہمت چست باندہی یعنے غبطۃ الناظر کا بامحاورہ سلیس اُردو ترجمہ مدۃ قلیل مین کر ڈالا اور نام اس ترجمہ کا **الکلام النادر** فی مناقب الشیخ عبد القادرؒ رکھا۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا۔ بہ تقاضائے بشریۃ اگر ترجمہ مین کہین مجھسے لغزش واقع ہوئی ہو تو ناظرین سے اصلاح و معافی کی امید رکھتا ہون یہ ترجمہ روز یکشنبہ شہر جمادی الاولی ۱۳۲۱ ہجری قدسی علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ و التسلیم بعون اللہ الملک الکریم اختتام کو پہنچا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ حَبِیْبِہٖ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

[ع] حافظ سے حفاظ حدیث مراد ہیں۔ مترجم

۷۸۶

یا مستعان ایاک نستعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ نورالدین مصنف بہجۃ الاسرار نے کہا۔ کہ ابوالمعالی احمد اور محمد علی بن محمد بن عبدالرزاق بن عیسٰی الہلالی البغدادی کے بیٹون نے مجھے خبردی۔ انھون نے کہا کہ قاضی ابوصالح نصر بن عبدالرزاق بن الشیخ عبدالقادر بن ابی صالح موسٰی جنگی دوست بن عبداللہ بن یحیٰی الزاہد بن محمد بن داؤد بن موسٰی بن عبداللہ بن موسٰی بن عبداللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب نے خبردی۔ اور مین کہتا ہون کہ حضرت شیخ کے صاحبزادے ثقات مین سے تھے۔ اور آپ کے صاحبزادے ابوصالح نصر بھی ثقات مسندین مین سے ہین حضرت شیخ کی ولادت کی روایت آپ سے مجھے پہونچی ہے۔ ابن النجار کا قول ہے کہ سنہ ۴۷۱ ہجری مین حضرت شیخ پیدا ہوے۔ دوسرے

مؤرخین سے کہتے ہین کہ آپکی ولادت باسعادت سنہ ۴۷۰ہجری مین ہوئی یا سنہ ۴۷۱ھ مین اور خود حضرت شیخ سے آپکی ولادت کی تاریخ جب لوگون نے استفسار کی تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ ٹھیک مین بتا نہین سکتا - مگر اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ جب مین بغداد پہونچا تو اوسوقت میری عمر تقریبًا اٹھارہ برس کی تھی اور اوسی سال شیخ الحنابلہ تیمی نے انتقال کیا - اوسکا نام رزق اللہ عبدالوہاب تھا جمادی الاول سنہ ۴۸۸ہجری اوسکی وفات کی تاریخ ہے - حضرت شیخ کی والدہ ماجدہ کا اسم مبارک فاطمہ اور کنیت امّ الجبّار اور لقب امّ الخیر ہے - یونینی کہتا ہے کہ آپکی والدۂ مکرمہ بڑی صاحبِ قسمت اور صاحب خیر وصلاح تھین - اور ابوسعید الہاشمی کہتا ہے کہ آپ خیر وصلاح مین سبھون سے بڑھی ہوئی تھین اور آپ شیخ زاہد ابوعبداللہ الصومعی کی صاحبزادی ہین نیکوئی وصلاحیت مین متصف تھین - اور شطنوفی الشیخ العارف محمّد الدریانی القزوینی کا قول اسنادًا نقل کرتا ہے کہ اونکا بیان ہے کہ جتنے مشائخ سے مجھے اتفاق ملنے کا ہوا سبھون سے جلیل القدر وعظیم الشان صومعی کو پایا آپ مجاب الدعواۃ تھے اور من جملہ مشائخ درؤساء گیلان سے تھے اور شیخ صومعی اگر کسی پر غصّہ ہوتے تو وہ جلد کسی مصیبت مین گرفتار ہوجاتا - اور آپکی کرامتین بہت ہین موسے یونینی نے اس نسب کو ذکر کیا شیخ مفرج بن شہاب سے شطنوفی نقل کرتا ہے کہ اونکا بیان ہے کہ مجلس حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی مین مین حاضر تھا آپ کلام کرتے کرتے اثناء گفتگو مین خاموش ہوگئے اور آپکی آنکھین بھر آئین اور فرمایا کہ میری والدۂ محترمہ نے انتقال کیا شیخ مفرّج بیان کرتے ہین کہ ہم سبھون نے تاریخ لکھ رکھی ایک مدّۃ

کے بعد خبر آئی کہ آپکی والدۂ مکرمہ نے اوسی تاریخ مین رحلت فرمائی۔ حضرت شیخ کے
بھائی عبداللہ عین شباب میں انتقال کر گئے۔ اور آپکی صغر سنی مین آپکے پدر
بزرگوار نے بھی رحلت فرمائی۔ آپکی والدہ مکرمہ آپکی پرورش کی متکفل ہوئین۔ شطنوفی
نصر بن عبدالرزاق سے روایت کرتا ہے آپ بیان کرتے ہین کہ اکابر علماء و مشائخ
عجم سے سنا مین نے وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہین کہ حضرت شیخ ماہ رمضان
مبارک مین اپنی والدۂ محترمہ کی چھاتی مُنہ مین نہین لیتے تھے اور دوسرے طریقے
سے یون روایت کی ہے کہ ایک سال ہلال رمضان بسبب ابر کے نظر نہ آیا تو آپکی
والدۂ ماجدہ سے لوگون نے دریافت کیا تو آپکی والدۂ محترمہ نے فرمایا کہ آپ نے
آج کے روز دودھ نہین پیا آخر بات ظاہر ہو گئی کہ اوس روز رمضان تھا۔ اور شطنوفی یون
بیان کرتے ہین کہ تمام شہر مین یہ بات مشہور ہو گئی تھی۔ کہ سادات مین ایک لڑکا پیدا
ہوا ہے رمضان مین جو مانکا دودھ نہین پیتا۔ حضرت شیخ کی ایک پھوپھی تھین آپکا نام عائشہ
صالحہ تھا۔ **فصل** آپکی صفت کے بیانمین۔ رضی اللہ عنہ شیخ موفق کا بیان ہے کہ حضرت شیخ
نحیف البدن تھے اور میانہ قد اور آپکا سینۂ مبارک چوڑا تھا اور محاسن شریف
عریض اور بھوین پیوستہ تھین۔ اور آواز بلند اور رنگ گندمی اور آپ بہت خوبصورت
تھے۔ اور ابراہیم بن سعید الداری سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہین کہ حضرت
شیخ علماء کا لباس زیب بدن فرماتے اور آپ چادر بھی اوڑھتے اور آپ خچر پر
سوار ہوتے۔ **الباب الثانی** دوسرا باب حضرت شیخ کے عنفوان جوانی کے ذکر مین
اور آپکے زمانۂ اشتغال علوم شرعیہ کا بیان۔ اور بعد تحصیل علوم شرعیہ سلوک و زہد و ریاضت کا ذکر
بسند ماضی ابن النجار بیان کرتے ہین۔ کہ ابو محمد عبداللہ بن ابی الحسن الجبائی نے مجھے لکھا اور

یہ عبارت بجنسہ اوسکے خط سے مین نے نقل کی- کہا کہ حضرت شیخ نے مجھسے بیان کیا
کہ میری والدۂ محترمہ نے مجھے فرمایا کہ تو بغداد جا- اور تحصیل علم کر- مین والدۂ مکرمہ کے
حکم سے جیلان سے نکلا- اور شہر بشہر پھرتا ہوا بغداد آپہونچا- اور اوسی زمانے مین میری عمر
تقریبًا سولہ برس کی ہو یا اٹھارہ کی- غرض مین تحصیل علم مین مشغول ہو گیا- محمد بن القائد
الاوانی بیان کرتے ہین- کہ مین نے حضرت شیخ سے پوچھا کہ آپنے اپنی عادۃ کی بنا کس
اصول پر رکھی تہی آپ نے فرمایا کہ صدق پر کبھی مین جھوٹ نہین بولا- حتےٰ کہ مکتب
مین بہی- اور محمد عبداللہ ابی الحسن الجبائی بیان کرتا ہے کہ حضرت شیخ ایکبار مجھسے ذکر کرتے
تھے کہ جب مین اپنے شہر مین تھا لڑکپن کے زمانے مین اتفاقًا عرفہ کے روز
شہر کے باہر نکلا اور ایک کہیتی کے بیل کے پیچھے دوڑا- بیل نے مڑکر مجھسے کہا
اے عبدالقادر تو نہ اسلیئے پیدا کیا گیا اور نہ اس کام کے لیئے مامور ہوا- بس
مین یہ سنتے ہی ڈرتا ہوا اپنے گھر چلا آیا- اور کوٹھے پر چڑھ گیا- تو کیا دیکھتا ہون
کہ لوگ میدان عرفات مین کھڑے ہین- یہہ واقعہ دیکھکر اپنی والدۂ ماجدہ پاس
لوٹ آیا- اور آپ سے عرض کیا کہ للہ مجھے اجازت دیجیئے کہ مین بغداد جاکر تحصیل
علم کرون- اور صلحاء سے ملاقات کرون- والدۂ ماجدہ نے مجھسے اسکا باعث پوچھا
مین نے کل ماجرا آپ کو کہہ سنایا- یہ واقعہ سنکر آپنے رو دیا- اور مجھسے فرمایا
کہ سر دست میرے پاس اسّی دینار موجود ہین جو تمہارے والد ماجد سے وراثۃً مجھے پہونچے ہین-
غرض مین نے اوس مین سے چالیس دینار بھائی کے لئے چھوڑ دیئے- اور باقی چالیس دینار جامہ
مین سیکر بغل مین دابلیئے اور چلنے کو کمر بستہ ہو گیا- والدۂ ماجدہ نے مجھے اجازت سفر کی دی اور ہر حال
مین مجھسے سچ بولنے کا اقرار لے لیا- اور میرے وداع کیلئے آپ باہر تشریف لائین اور

فرمایا کہ اے لڑکے خدا کے لیئے مین نے تجھے چھوڑ دیا - اور یہہ چہرہ قیامت تک نظر نہ آئیگا - حضرت شیخ فرماتے ہین کہ مین نے جب والدۂ مکرمہ سے سفر کی رخصت لے لی تو ایک چھوٹے قافلہ کے ہمراہ ہولیا جو بغداد کو جا رہا تھا - جب ہمارا قافلہ سرحد ہمدان سے گذر گیا - اور ایک چٹیل میدان مین جا پڑا تو ساٹھ لٹیرے سوار قافلہ پر آگرے اور تمام قافلہ لوٹ لیا - مگر لٹیرون مین سے ایک شخص نے بھی مجھسے تعرض نہ کیا - قزاقون مین سے جو کوئی میرے سامنے سے گذرتا تھا فقط اتنا مجھسے پوچھ لیتا تھا کہ اے فقیر تیرے پلے بھی کچھ ہے تو مین صاف صاف جواب دیتا کہ ہان میرے پاس چالیس دینار ہین پھر استفسار کرتے کہ وہ کہان ہین تو مین سچ سچ کہدیتا کہ میرے کپڑون مین سلے ہوے بغل مین ہین - میرا جواب سنکر قزاق اپنے دل مین کہتے کہ یہ فقیر ہمسے دلگی کرتا ہے اسلیئے سبھے مجھے چھیڑتے نہ تھے فقط پوچھ پوچھ چلے جاتے - غرض وہ ڈاکو جب سب اپنے سردار پاس پھونچے اور میرا قصّہ اپنے سردار سے بیان کیا اوسنے یہہ واقعہ سنکر مجھے طلب کیا مجھے سردار پاس پکڑ لے گئے - مین نے وہان جاکر دیکھا کہ لٹیرے سب کھنڈرون پر بیٹھے ہوے لوٹ کا مال آپس مین تقسیم کر رہے ہین سردار نے مجھسے پوچھا کہ تیرے پاس کیا ہے مین نے کہا کہ چالیس دینار ہین کہنے لگا کہ وہ دینار کہان ہین مین نے اوسے جواب دیا کہ کپڑے مین سلے ہوے بغل مین ہین غرض کپڑا اودھیڑ کر اشرفیان نکالین سردار نے مجھسے پوچھا کہ سچ بولنے پر کس امر نے تجھے مجبور کیا - مین نے کہا کہ میری والدہ محترمہ نے مجھسے چلتے وقت سچ بولنے کا عہد لے لیا تھا مین نہین چاہتا کہ اپنی مان سے خلاف عہد کرون - یہ جواب میرا سنکر سردار بہت رویا اور کہنے لگا کہ تو اپنی مان سے عہد شکنی کرنی نہین چاہتا - اور مجھے دیکھہ کہ اپنے

پروردگار سے عہد شکنی کرتے ہوے برسون گذر گئے - پھر اوسیوقت سردار نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور اوسکے تابعین نے اوس سے کہا کہ پہلے تو ڈکیتی مین ہمارا سردار تھا اور اسوقت توبہ کرنے مین ہمارا پیشوا ہے یہہ کہکر اون سب قزاقون نے بھی میرے ہاتھہ پر توبہ کی - اور قافلہ کا مال جو کچھہ لوٹا تھا - قافلہ والون کو واپس کردیا یہی قزاق ہین جنھون نے پہلے میرے ہاتھہ پر توبہ کی عبد اللہ السلمی بیان کرتا ہے - کہ حضرت شیخ سے سنا مین نے کہ فرماتے تھے کہ ایکبار ایسا اتفاق ہوا - کہ کئی روز تک مجھے کہانا نہ ملا - مین فاقے سے تھا - اون دنون محلۂ قطعۃ الشرقیہ مین رہا کرتا تھا - یکایک ایک شخص آیا اور میرے ہاتھ مین قرطاسہ ف۱ مصرورۃ دیکے چلا گیا مین اوٹھا اور بقال کی دوکان پر جاکر اوسے دیا اور اوس سے روٹی اور سمید ف۲ اور خبیص ف۳ خرید کے مسجد سفروین جہان اکثر تنہائی مین بیٹھکر اپنا سبق یاد کیا کرتا تھا آیا - اور روٹی وغیرہ قبلہ کی جانب اپنے روبرو رکھ لی - اور دل مین سوچنے لگا کہ اسے کہاؤن یا نہ کہاؤن - غرض اسی حیص بیص مین تھا کہ یکایک ایک کاغذ لپٹا ہوا اوس مقام پر مجھے نظر پڑا مین نے اوس کاغذ کو اوٹھا لیا - اور دیکھا تو یہ عبارۃ لکھی ہوئی تھی کہ اللہ تعالے اپنے بعض کتب سالفہ مین ارشاد فرماتا ہے کہ قوی ایمان والون کے لئے خواہش پیدا نہین کی گئی ضعیف ایمان والون کے لیے مین نے خواہش پیدا کی ہے - تاکہ اوسکے سہارے وہ اپنے رب کی طاعت کرسکین حضرت شیخ فرماتے ہین کہ جب یہہ مضمون میری نظر سے گذرا رومال مین جو کچھ بندھا تھا اوسے وہین چھوڑا اور رومال اوٹھا لیا - اور دو رکعۃ نماز پڑھ کر وہان سے چلتا ہوا - اور طلحہ بن مظفر العلثی بیان کرتا ہے کہ حضرت شیخ مجھسے فرماتے تھے کہ اوائل اقامۃ بغداد کے

ف۱ یعنی نقدی جو کاغذ مین ملفوف تھے ۱۲

ف۲ سمید یعنی ... اور ... محاورہ ... خصوص محاورہ حجاز مین ... کہتے ہین ۱۲

ف۳ خبیص ... قسم ... ہی ہوتی ہے ۱۲

زمانے مین ایسا اتفاق ہوا کہ بیس روز تک مجھے ایسی کوئی چیز میسر نہ آئی جسے کھاتا۔
آخر مجبورًا ایوان کسرے کے کھنڈرون کی طرف حلال روزی کی فکر مین نکل گیا۔ وہان مجھے
ستّر صالحین ملے کہ وہ بھی اوسی چیز کی طلب مین سرگردان تھے جس چیز کی مجھے
طلب تھی۔ مین نے دل مین کہا کہ مروت سے بعید ہے کہ انکی مزاحمت کرون۔
غرض بے نیل مرام بغداد لوٹ آیا تو ایک شخص سے ملاقات ہوئی معلوم ہوا کہ وہ
میرا ہموطن ہے اوسنے کچھ نقدی مجھے دیکر کہا کہ تمہاری مان نے میری معرفت
یہ نقدی تمھین بھیجی ہے اوسمین سے مین نے کچھ نقدی اپنے صرف کے لیئے
اور باقی ہمراہ لیکر اوسی کھنڈرون مین جا پہونچا اور ان ستّر صالحون کو نقدی تقسیم
کردی۔ انھون نے مجھسے استفسار کیا کہ یہ نقدی کیسی ہے مین نے اونسے کہا کہ میری
والدہ محترمہ نے کچھ نقدی میرے خرچ کو بھیجی تھی۔ لیکن میرا دل نہ چاہا کہ آپ
صاحبون کو چھوڑ کر فقط اپنی ہی ذات مین صرف کرون۔ پھر مین شہر مین لوٹ آیا
اور اوس نقدی سے جو میرے پاس تھے کھانے کا سامان خریدا اور فقرا کو بلاکر
ہمراہ ملکے کھایا۔ کچھ بھی میرے پلّے نہ رہا۔ میری والدہ مکرمہ میرے ملنے کی مشتاق
رہا کرتی تھین اکثر مجھے خط لکھا کرتین اور اشتیاق اپنا ظاہر کرتین۔ اور کبھی کبھی اپنے
سر کے بال تراش کے خطون کے اندر بھیجا کرتین۔ مین آپکو لکھ بھیجا کرتا کہ اگر آپ کی
مرضی مبارک ہو تو مین تحصیل علم موقوف کرکے آپکی خدمت عالیہ مین حاضر ہون تو آپ
جواب مین لکھ بھیجتین کہ ہرگز ایسا نکرنا اور تحصیل علم مین مشغول رہنا۔ مشایخین سے مین
تحصیل علم کرتا تھا۔ شہر بغداد مین رہنے کا اتفاق کم ہوا کرتا۔ اکثر الاوقات مین جنگلون
کی طرف نکل جایا کرتا اور باہر شہر کے کہنڈرون مین جاکر بیٹھ رہتا۔ اور مین ننگے پیر چلا کرتا

اور کانٹون پر پہرا کرتا - اور مین کسی چیز سے ڈرتا نہ تھا - اور حضرت شیخ فرماتے ہین - کہ ایک بار میرے دل مین ولولہ اور شوق اور اُمنگ پیدا ہوا - اوسی عالم شوق مین پھر رہا تھا - کہ ایک رقعہ راہ مین پڑا پایا - اوس رقعہ کو اوٹھاکر جو پڑہا تو اوسمین یہ عبارت تحریر تھی کہ جو لوگ قوی ایمان رکھتے ہین اونکے دلون مین شہوات پیدا نہین کی گئین ضعیف مومنین کے لیئے ہمنے شہوات پیدا کی ہین تاکہ اونکو اپنے رب کی طاعت مین مدد پھونچے - جب مین نے اس مضمون کو پڑہا تو میرے دل سے وہ ولولہ اُور اُمنگ جاتا رہا - دریا کے کنارے جو جنگلی درخت اوگا کرتے ہین - اوسکے خاردار پھل اور پتے وغیرہ کہایا کرتا - اور آپ فرماتے ہین کہ بغداد کی قحط سالی کے زمانے مین ایسا مجھے افلاس نے گھیرا تہا کہ کئی روز تک علی الاتصال مجھے مطلق کہانا میسر نہ آیا - فقط منوذات[م] پر قناعت کرتا تہا - اونھین ایام مین ایک روز کا ذکر ہے کہ بھوک کی شدت سے مین دریا کی جانب اس امید پر چلا کہ شائد کچھ پتے خس کے ملجائین جس سے آتش گرسنگی فرد ہو - اس آس پر جس مقام پر پہونچتا تھا - تو کیا دیکھتا تھا کہ لوگ مجھسے پہلے وہان پہونچ گئے ہین اور اگر کوئی شئے اتفاقاً مل بھی جاتی - تو فقرا ایسا اوسپر ہجوم کر آتے کہ اوسپر میرا دسترس نہوتا - اور درویشون کی مزاحمت مجھے پسند نہ تھی آخر بے نیل مرام لوٹ کر مسجد لس مین آیا بھوک نے مجھے نہایت ستا رکہا تھا برداشت کی طاقت مطلقاً باقی نہ رہی مین مسجد کی ایک جانب چڑھ گیا - اور قریب تہا کہ مارے بھوک کے دم نکل جائے ایسے مین ایک عجمی جوان مسجد مین آیا اوسکے پاس روٹی اور بھنا ہوا گوشت تھا - غرض وہ شخص مسجد مین بیٹھکر بلا تکلف کہانے لگا - جب وہ نوالہ اوٹھاتا تہا تو میرا یہ حال تہا کہ بھوک کی شدت سے قریب تہا کہ مین اپنا مُنہ کہول دون -

[م] ایک قسم کا جنگلی ساگ ہے اکثر بغداد کے جنگلون مین پایا جاتا ہے ۱۲ منہ

اس حالت مین مین نے اپنے نفس کو ملامت کیا اور کہا کہ قضائے الٰہی پر صبر کرنا چاہیئے ایسے مین وہ جوان عجمی نے مجھے مڑکر دیکھا اور کہنے لگا کہ اے برادر بسم اللہ مین نے اوسوقت اپنے نفس کی سخت مخالفت کی اور کہانے سے انکار کیا۔ اوس جوان نے جب مجھے قسم دی تو مجھے چار و ناچار کچھ کہانا پڑا۔ پھر وہ جوان عجمی مجھسے پوچھنے لگا کہ تم کیا کام کرتے ہو۔ اور کس شہر کے رہنے والے ہو۔ مین نے جواب دیا کہ کام تو میرا تحصیل علم ہے اور مین گیلان کا باشندہ ہون یہ سنتے ہی وہ عجمی کہنے لگا کہ مین بھی گیلان کا رہنے والا ہون۔ ہان تم اوس جوان کو پہچانتے ہو جسکا نام عبدالقادر گیلانی ہے اور وہ عبداللہ صومعی کا نواسہ مشہور ہے مین نے کہا کہ وہ شخص تو مین ہی ہون یہ سنتے ہی وہ کچھ بے چین سا ہو گیا۔ اور اوسکا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ پھر مجھسے کہنے لگا کہ اے بھائی خدا کی قسم جس وقت مین بغداد مین پہونچا۔ اوس روز تک کہانے کا سامان میرے پاس تہا۔ مین نے تمہین بہت تلاش کیا اور لوگون سے تمہارا پتہ پوچھا۔ مگر افسوس کسی نے بھی نہ بتایا آخر میرے پاس کہانے کا جو کچھ سامان تھا وہ ختم ہو چکا۔ بعد اوسکے مین تین روز تک فاقے سے رہا کچھ نقدی بہی بجز اوس نقدی کے جو تمہارے لیے امانت تھی نہ رہی جب تین روز متواتر گذر گئے اور چوتہا روز ہوا اور وہ آج ہی کا روز ہے مین نے اپنے دل مین کہا کہ تین روز سے مجھے فاقہ ہے اور شرع نے تین روز کے فاقہ پر مردار بہی حلال کر دیا ہے یہہ سوچکر تمہاری امانت مین سے یہہ روٹی اور کباب خریدا تم اسے بڑے اطمینان سے کہاؤ۔ یہ کہانا پاک اور حلال ہے تم ہمارے میزبان ہو اور مین تمہارا مہمان ہون اگرچہ ظاہراً یہ کہانیکا سامان میرا ہے اور تم مہمان ہو۔ مگر حقیقۃً تمنیہ

برعکس ہے - غرض جب ہم روٹی کہا چکے تو مین نے جوان عجمی سے حقیقۃً واقعہ دریافت کیا کہ کہو تو اصل ماجرا کیا ہے وہ عجمی مجھسے کہنے لگا کہ تمہاری مان نے میری معرفت تمہارے لیئے آٹھ دینار بہیجے ہین اور خدا کی قسم اوسمین سے کچھ خیانت نہین کی مگر فقط آج ہی کے روز اوس نقدی سے کہانیکا سامان خریدا ہے - اسلیئے مین تم سے اپنے گناہ کی معذرت کرتا ہون - اور اس خطا کی معافی چاہتا ہون حضرت شیخ فرماتے ہین - کہ مین نے اوس جوان عجمی کو بہت تسلی دی - بلکہ نقدی مین سے کچھ دیا - اور اوس سے کہا کہ یہ سب تجھے نفقہ کے لیے دیتا ہون وہ جوان لے لواکر مجھسے رخصت ہوکر چلا گیا - اور حضرت شیخ فرماتے ہین - کہ ایک بار کا ذکر ہے صحرا مین ایک جگھہ بیٹھکر اپنا سبق یاد کر رہا تھا اون دنون عُسرت کے باعث سخت مصیبت مین تھا ایسے مین کوئی کہنے والا مجھسے کہتا ہے - مگر کہنے والے کی صورت نظر نہ آئی تو کسی سے قرض لے لے جس سے تجھے تحصیل علم مین مدد پھونچے مین نے جواب دیا کہ بہلا مین کیونکر قرض لے سکتا ہون - محض مفلس ہون - قرض ادا کیسے کرونگا - مکرر مجھسے کہا - کہ تو شوق سے قرض لے - ادا کا ذمہ دار مین ہوتا ہون - اسوقت مین بقال کے پاس گیا اور اوس سے جاکر کہا کہ تو مجھے سودا اس شرط پر قرض دیسکتا ہے - کہ جب اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے کچھ عنایت کریگا - اوسوقت تیرا قرض ادا کرونگا - اور اگر مین مرگیا تو معاف کردینا - حضرت شیخ فرماتے ہین کہ بقال میری بات سنکر رونے لگا اور مجھسے کہا کہ اے میرے آقا مین آپکے حکم سے کسیطرح باہر نہین جس چیز کی آپکو ضرورت ہو شوق سے لیا کیجیئے غرض مین اوس روز سے اوس بقال سے ایک روٹی اور رشاد

اپنے لئے لے لیا کرتا۔ اسی نہج سے ایک زمانہ گذرا۔ ایک روز اوسی سوچ مین تھا نہایت دل تنگ بیٹھا تھا کہ افسوس مدتون مین بھی اللہ تعالے نے مجھے یہ توفیق ندی کہ بقال کا قرض ادا کرون۔ غرض اسی غم وفکر مین تھا کہ دفعۃً سنا مین نے کہ کوئی شخص مجھسے کہہ رہا ہے۔ کہ فلانے مقام مین تو جا جو چیز چبوترے پر پڑی ہوئی نظر آوے۔ اوٹھا لینا اور اوس سے بقال کا دین ادا کر دینا۔ آپ فرماتے ہین کہ جب مین اوس قائل کے بموجب ہدایت اوس مقام پر پہونچا تو وہان چبوترے پر ایک بڑا ٹکڑا سونے کا نظر پڑا۔ مین نے اوس سونے کے ٹکڑے کو اوٹھا لیا اور جا کر بقال کا قرض ادا کر دیا۔ اور حضرت شیخ فرماتے ہین۔ کہ ایک گروہ اہل بغداد کا تحصیل علم مین مشغول تھا۔ اونکی عادت یہ تھی کہ غلّون کی فصل جب آتی تو غلّہ کی طلب مین دیہاتون کی سمت نکل جایا کرتے غلّون کی فصل کے زمانے مین۔ اُنہون نے ایکدن مجھسے بہی کہا کہ تو بھی یعقوبا[۵] تک ہملوگون کے ہمراہ چلا چل شاید تجھے بہی کچھ اناج ہاتھہ آجائے۔ آپ فرماتے ہین کہ مین بھی اون دنون مین بہت تنگدست تھا اونکے ہمراہ ہولیا۔ یعقوبا مین ایک شخص صالح رہا کرتا تھا۔ اوسے لوگ الشریف الیعقوبی کہا کرتے تھے۔ مین پہلے اوسکی ملاقات کو گیا۔ اوسنے مجھسے کہا مرید والحق یا صالحین لوگون سے سائل نہین ہوتے۔ غرض اوس روز سے پھر کسی چیز کی طلب مین مین باہر نہ نکلا۔ اور حضرت شیخ فرماتے ہین کہ مین تحصیل علم کیا کرتا اور صالحین سے ملا کرتا پھر مجاہدت کی طرف میلان پیدا ہوا اور ایک حالت مجھپر طاری ہوئی آخر وہ کیفیت بڑھتے بڑھتے یہہ نوبت میری پہونچی کہ شب و روز مین صحراؤن مین پڑا پھرتا اور افروختہ خاطر رہا کرتا۔ ایک بار کا ذکر ہے کہ اوسی حالت وکیفیت مین ایک شب راہ راہ چلتے چلتے بڑے

۵ یعقوبا ایک گاؤن کا نام ہے جو تقریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر شہر بغداد سے اوتر کیجانب آباد ہے ۔ م ج م

زور سے چیخ اوٹھا عیارون نے میری آواز سن لی اور آواز سنتے ہی سب کے سب ڈر گئے اور میرے نزدیک آکر کھڑے ہو گئے - مین زمین پر پڑا ہوا تھا - عیارون نے دیکھتے ہی مجھے پہچان لیا - اور کہنے لگے کہ یہی شخص عبد القادر دیوانہ ہے اسی نے ہم لوگو نکا ناک مین دم کر رکھا ہے خدا تجھے خیر سے یاد نہ کرے وہ عیارین راتون کو بغداد کے اطراف اس غرض سے پہرا کرتے تھے کہ شاید کوئی بھولا بھٹکا اونھین ملجائے تو اوسکا لباس وغیرہ لیکر چلتے ہون - اور حضرت شیخ فرماتے ہین - کہ ایکبار کا ذکر ہے کہ مجھے جنون ہوگیا تھا - مجھے لوگ بیمارستان یعنے شفاخانہ مین اوٹھا لے گئے - آخر اوسی کیفیت مین مین مر گیا - لوگ کفن اور غسال کو لے آئے - غسالون نے غسل کے لیے جب میری لاش تختے پر رکھی - اوسی آن میری آنکھہ کھل گئی - اور مین اوٹھ بیٹھا - اور حضرت شیخ فرماتے ہین کہ ہنگام قیام بغداد مین یکایک یہ خیال میرے دل مین آیا کہ شہر بغداد سے کسی جانب مین نکل جاؤن بسبب کثرت فتنہ و فساد جو اوس شہر مین برپا تھا - غرض شہر بغداد سے نکل جانے کے خیال سے آپنے قرآن مجید کو اپنے بازو پر لٹکا لیا - اور باب خلیفہ کی سمت نکل جانے کے قصد سے چلا کہ اس دروازے سے صحرا کی طرف نکل جاؤنگا ایسے مین ایک کہنے والا مجھسے کہتا ہے کہ تو کہان جاتا ہے - اور مجھے بڑے زور سے ڈھکیلا - کہ مین گر پڑا اور مجھے خیال آتا ہے کہ شاید یہ بھی کہا کہ لوٹ جا - لوگون کو تیری ذات سے نفع پہونچتا ہے مین نے جواب دیا کہ بھلا مجھسے لوگون کو کیا نفع پہونچیگا - مین اپنے دین کی سلامتی چاہتا ہون - پھر اوسنے مجھے ثانیاً کہا کہ اپنی جگہ مین لوٹ جا تیرے دین کی سلامتی اسی مین ہے مگر کہنے والے کی صورت مجھے نظر نہ آئی - پھر ایک حالت مجھپر طاری

ہوئی اور مشکل مشکل مرحلے پیش آنے لگے۔ مین خدا سے متمنی تھا کہ الٰہی ایسا کوئی شخص مجھے ملجاتا جو میری مشکلونکو آسان کرتا اور میرے عقدون کو کھولتا ایک روز اتفاقاً صبح کے وقت مین مظفریہ پہونچا۔ تو دیکھا کہ ایک شخص نے اپنے مکان کا دروازہ کھولا اور مجھسے مخاطب ہوکر کہا کہ اے عبدالقادر۔ مین اوسکے پاس جا کھڑا ہوا۔ تو اوسنے مجھسے پوچھا کہ شب گذشتہ یا کل ذنکو کس شئے کی تجھے طلب تھی۔ یہ سنکر مین چپکا ہو رہا۔ اور کچھ میرے ذہن مین نہ آیا کہ اسکا مین کیا جواب دون غرض وہ مجھسے اُسکے سوال کا جواب نہ دینے پر اور میرے خاموش رہنے پر سخت خفا ہوا۔ اور دروازے ایسے زور سے بند کیا کہ دروازے کی جانب سے گرد اوڑکر میرے چہرے پر پڑی۔ مین تھوڑی دور لوٹ چلا تھا کہ مجھے وہ بات یاد آگئی۔ یعنے خدائے تعالےٰ سے جس بات کی مین نے تمنا کی تھی۔ اور میرے دل مین القا ہوا کہ یہہ صاحب مکان ضرور صالحین سے ہے۔ غرض پھر مین لوٹ کر اوس دروازے تک آیا پہلے اوس شخص کو مین نے اچھی طرح پہچان نہ سکا۔ وہ شخص صلحا مین سے تھا اور وہی صاحب مکان الشیخ حمّاد الدباس تھا۔ جب مین اوسے اچھی طرح پہچان گیا۔ تو اوسکی صحبت اختیار کی کل مشکل مرحلے جو راہ سلوک مین مجھے پیش آتے تھے وہ آسانی سے طے کر دیتا تھا۔ اور کہا ہے کہ جب مین تحصیل علم کی غرض سے اوسکی صحبت چھوڑکر کہین چلا جایا کرتا اور بعد عرصے کے لوٹ آتا تو وہ شیخ مجھے کہا کرتا کہ تو پھر کس غرض سے میرے پاس آیا تو تو فقیہہ ہے جا اپنے فقہا پاس مین سنکر خاموش ہو جاتا کچھ جواب نہ دیتا۔ ایک بار کا ذکر ہے کہ جمعہ کے روز شیخ اپنے دوستون کے ہمراہ جمعہ کی نماز پڑہنے کو بغداد سے باہر نکلا تا کہ نماز

جمعہ مسجد اصافہ مین ادا کرے مین بھی ہمراہ تھا اوس ایّام مین ایسی سخت سردی پڑتی تھی کہ شدّت سرما سے آتش خانے سرد ہوے جاتے تھے جب ہم سب نہر کے پل پر پہونچے تو شیخ نے مجھے نہر مین ڈھکیل دیا۔ اور مین پانی مین جاپڑا۔ وہین مینے بسم اللہ کہہ کے غسل جمعہ کی نیت کرلی مین پشمینہ لباس پہنے تھا اور میرے ہاتھ مین کتاب کے کچھ اوراق تھے۔ مین نے چستی وچالاکی سے آستینین چڑہالین تاکہ اوراق پانی مین ترنہو جائین۔ غرض وہ سب اوسی حالت مین مجھے چھوڑکر چلے گئے۔ مین نہر سے نکلا اور اپنے کپڑون کو نچوڑکر اونکے پیچھے چلا مارے سردی کے میری بُری گت تھی شیخ حمّاد مجھے بہت ستایا کرتے تھے۔ اور گاہ بگاہ مارا بھی کرتے اور جب کبھی تحصیل علم کی غرض سے اونکے پاس سے چلا جایا کرتا اور پھر پھراکر لوٹ آیا کرتا تو کبھی مجھسے کہا کرتے کہ آج بہت سی روٹیان اور فالودہ آیا تھا ہم سبھون نے ملکر خوب کھایا اور تیرے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ جب شیخ حمّاد کے یارون نے دیکھا کہ شیخ مجھے بہت ستایا کرتے ہین۔ اور اذیت دیتے ہین۔ تو وہ سب بھی مجھے چھیڑنے لگے۔ اور تکلیف دیا کرتے اور مجھسے کہا کرتے کہ تو تو فقیہہ ہے بھلا ہمارے ساتھ رہکر کیا کرے گا ہمارے پاس تو کیون آیا۔ جب شیخ حمّاد نے دیکھا کہ اونکے اصحاب بھی مجھے ستانے لگے تو اونکو غیرت آگئی۔ اپنے اصحاب سے مخاطب ہوکر غصے سے کہا۔ کہ اے کتّو کس لئے اسے ستاتے ہو خدا کی قسم تم مین ایک شخص بھی ایسا نہین۔ مین فقط امتحاناً اسے چھیڑتا ہون۔ مگر یہ ایک پہاڑ ہے کہ اپنے مقام سے حرکت نہین کرتا۔ اور حضرت شیخ فرماتے ہین کہ ایک مدّت کے بعد ایک شخص ہمدان سے آیا۔ اوسکا نام یوسف تھا اور لوگ اوسے قطب سمجھتے تھے۔ غرض وہ آکر رباط مین ٹھیرا جب اوسکے آنے کی

مین نے خبر سنی تو اوسکی ملاقات کو رباط مین گیا۔ جاکر جو اوسسے دریافت کیا تو معلوم
ہوا کہ وہ تہ خانہ مین رہتا ہے۔ مین بھی تہ خانہ مین اوتر گیا۔ جب مجھپر اوسکی نظر پڑی
میری تعظیم کو اوٹھ کھڑا ہوا اور اپنے پاس بٹھالیا اور راہ سلوک مین جو مشکل مرحلے پیش آتے
تھے اوسکے اسرار بیان کر دئے۔ اور پھر مجھسے کہا کہ عبدالقادر اب تو لوگون کو وعظ و نصیحت
کیا کر۔ مین نے جواب دیا کہ اے آقا میرے مین ایک عجمی آدمی ہون گونگا۔ بھلا مین کیا
فصحاء بغداد کو وعظ و نصیحت کرونگا۔ پھر اوسنے مجھسے کہا کہ تو نے تو فقہ اور اصول فقہ
اور خلاف اور نحو اور لغت اور تفسیر پڑہی ہے۔ تجھ مین کیا اتنی بھی لیاقت و قابلیت نہین کہ
لوگون کو وعظ و نصیحت کیا کرے۔ تو کرسی پہ چڑھ اور آدمیونکو پند و نصیحت کیا کر۔ مین تجھ
مین وہ تخم دیکھتا ہون جو نشو و نما پا کر درخت ہونے والا ہے اور شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ مجھے خواب و بیداری مین امر و نہی ہوا کرتا تھا۔
اور ابوالسعود الحریمی بیان کرتا ہے کہ حضرت شیخ سے مین نے سنا کہ فرماتے تھے
کہ مین عراق کے جنگلون اور کھنڈرون مین تن تنہا رہا کرتا تھا اور چیخا کرتا۔ نہ مین لوگون کو
پہچانتا تھا۔ نہ لوگ مجھے پہچانتے تھے۔ رجال غیب اور جنون کا گروہ میرے پاس
آتا اور مین اونھین خدا کی راہ بتایا کرتا۔ اور دنیا بھی میرے پاس آکر بصد زیب و زینت
جلوہ افروز ہوا کرتی۔ مگر اللہ تعالے اپنے فضل سے اوسکی طرف التفات کرنے
سے بچالیتا تھا۔ اور شیاطین ملاعین صور مختلف و ہیبت ناک اشکال مین مجھسے آکر
جنگ کیا کرتے تھے مگر خدائے تعالے اونپر بھی مجھے نصرت دیتا اور حضرت شیخ
فرماتے ہین کہ مین سال بھر فقط منبوذ کھایا کیا۔ اور مطلقاً پانی نہ پیا۔ اور ایک سال
فقط پانی پر قناعت تھی۔ مطلقاً منبوذ نہ کھایا۔ اور سال بھر نہ کچھ کھایا نہ پیا نہ سویا۔

ایک بار کا ذکر ہے کہ سخت جاڑون کے دنون مین ایک شب ایوان کسرے مین سو گیا تھا - مجھے احتلام ہوگیا - مین فوراً اوٹھا اور دریا مین جاکر غسل کر آیا - اور مین نے بارہا ایسا کیا ہے -

فصل جو روائتین حضرت شیخ کی توسیع علم کے بیان مین آئے ہین

مرأة الزمان مین ابن الجوزی بیان کرتے ہین کہ حضرت شیخ کے پاس عراق وغیرہ سے فتاوے آتے تھے - مگر آپ رکھ نہ چھوڑتے بلکہ اوسیوقت ملاحظہ فرماکر بلاتفکر و تأمل فتوے کا جواب لکھکر مستفتی کے حوالہ کردیتے تھے - اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ امام شافعی اور امام احمد حنبل کے مذہب پر فتوے دیا کرتے تھے - حضرت شیخ کے جوابات فتاوے جب علماء کو دکہائے جاتے تو آپکے اسقدر جلد جواب لکھنے پر متعجب ہوا کرتے حضرت شیخ سے جو کوئی کسی فن کو پڑہتا تو آپ اوسکی کتاب پر یا سند پر اپنی مہر کردیا کرتے تھے تاکہ آپکا شاگرد ہمعصرون مین امتیاز حاصل کرے اور لوگ اوس سے مستفیض ہون اور بزرگون سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ حضرت شیخ تیرہ علم کا درس طلباء کو دیا کرتے تھے - اور اپنے مدرسہ مین علم تفسیر اور حدیث اور فقہ کا درس فرمایا کرتے - حضرت شیخ سے طلباء قبل ظہر تفسیر اور حدیث اور فقہ اور اصول فقہ اور نحو کا درس لیا کرتے تھے اور علم قرأت روایتون کے ساتھ بعد ظہر آپ سے پڑہا کرتے تھے اور شیخ عبدالرزاق حضرت شیخ کے صاحبزادے فرماتے ہین کہ ایکبار کا ذکر ہے کہ ایک فتوے ملک عجم سے بغداد مین آیا تمام علماء بغداد کو دکھایا گیا - مگر ایک سے بھی اوسکا جواب بن نہ پڑا اور وہ فتوے یہ تھا - کہ ایک شخص نے قسم کھائی تھی

کہ مین خدا کی عبادت ایک خاص تن تنہا کرونگا۔ کہ جس عبادت مین غیرونکی شرکت
مطلق نہوگی۔ نہین تو میری بیوی مطلقہ ہوجائیگی۔ غرض وہ فتوےٰ حضرت والا پاس
لایا گیا۔ آپنے ملاحظہ فرماتے ہی فوراً اوسکا جواب یون تحریر فرمایا کہ مطاف
اوسکے لئے خالی کردیا جائے وہ تن تنہا طواف بیت اللہ کرے اوسکی قسم پوری
ہوجائیگی۔ اور اس صورت مین اوسکی زوجہ مطلقہ نہوگی۔ الحاصل مستفتی بغداد مین
ایک شب بھی نہ ٹھیرا فتوےٰ لیکر چلا گیا۔ اور خضر بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت
کرتے ہین اونکا بیان ہے کہ سنہ ۵۵۰ ہجری مین مین نے خواب مین دیکھا کہ حضرت
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مدرسہ مین حاضر ہون اور اسمین ایک عظیم الشان
مکان ہے اور اوس مکان مین بڑی وسعت ہے اطراف وجوانب مکان مین مشائخ
بروبحر حاضر ہین اور حضرت شیخ وسط مکان مین جلوہ افروز ہین۔ اور لوگ آپ کے
حوالی بیٹھے ہین۔ اون جلیسون مین سے بعضون کے سر پر عمامہ ہے اور کسی کے
عمامہ مین ایک شملہ ہے اور کسی کے عمامہ مین دو شملے ہین اور حضرت شیخ کے عمامہ شریف
مین تین شملے ہین اور علی الہیتی حضرت شیخ سے روایت کرتے ہین کہ جب آپنے قبر
امام احمد حنبل کی زیارت کی تو احمد حنبل اپنی قبر سے نکل آئے اور حضرت شیخ کو اپنی چھاتی
سے لگالیا۔ اور آپکو خلعت پہنایا۔ اور امام احمد حنبل نے آپ سے فرمایا کہ لوگ
علم شریعت وحقیقت مین تمھارے محتاج ہون گے۔ اور شیخ عمر کا بیان ہے کہ ایک
شب بذریعۂ عمل مین نے جنون کو طلب کیا۔ جنون نے آنے مین بڑی دیر لگائی
آخر دیر کے بعد حاضر ہوے اور مجھسے کہنے لگے کہ آپنے زیادتی کی کہ حضرت
شیخ کی مجلس کے روز بھی ہم لوگون کو طلب کیا مین نے جنون سے پوچھا کہ آیا تم

سب بھی حضرت شیخ کی مجلس مین حاضر ہوتے ہو سے کہنے لگے کہ ہان ہم لوگ بھی آپکی مجلس وعظ مین حاضر ہوتے ہین - اور خدا کی قسم ہم مین سے ایک گروہ حضرت شیخ کے ہاتھ پر ایمان لایا اور ایک جماعت نے توبہ کی -

فصل

یہ روایت کتاب بہجۃ الاسرار سے لکھی جاتی ہے

حضرت شیخ کے صاحبزادے شیخ عبدالوہاب بیان فرماتے ہین کہ حضرت والد ہفتے مین تین مرتبہ درس فرمایا کرتے تھے - جمعہ کی صبح کو اور منگل کی شام کو جمعہ اور شنبہ کو مدرسہ مین آپ درس فرمایا کرتے اور یکشنبہ کی صبح کو رباط مین اور حضرت شیخ کی مجلس مین علماء و مشایخ حاضر ہوا کرتے تھے - حضرت شیخ کی تدریس و وعظ کی ابتدا ۵۲۱ھ ہجری سے ہوا اور اسی نہج پر علی الاستمرار آپکو درس فرماتے چالیس برس کی مدت گذر گئی - اور حضرت شیخ کی تدریس و فتوے کی مدت مدرسہ مین تقریباً تینتیس ۳۳ سال ہے اور حضرت شیخ کی مجلس وعظ مین تقریباً چار ۴۰۰ سو قلمدان موجود رہتے تھے - زبان فیض ترجمان سے آپ جو ارشاد فرماتے - لوگ اوسے لکھ لیا کرتے تھے اور حضرت شیخ کی مجلس مین ہمیشہ دو قاری قرآن مجید قرآت مرسلہ مین اور تجوید کے ساتھ بغیر لحن پڑھا کرتے تھے - اور آپکی مجلس وعظ مین لوگون کی ایسی کثرت ہوا کرتی تھی اور یہ نوبت پہونچتی کہ ازدحام سے لوگ قریب المرگ ہو جایا کرتے -

حضرت شیخ کے صاحبزادے شیخ عبدالوہاب فرماتے ہین کہ مین نے ملک عجم کا سفر کیا اور اقسام علوم اور انواع فنون حاصل کئے - بعد انفراغ جب بغداد مین پہونچا تو مین نے حضرت والد ماجد سے درخواست کی کہ میرا دل چاہتا ہے

کہ آپکی حضوری مین لوگون کو وعظ کہون آپنے مجھے اجازت دی۔ مین کرسی پر جا بیٹھا۔ اور علوم و مواعظ جو کچھ خدا نے چاہا مین نے بیان کئے۔ مگر میرے وعظ و پند سے ایک کا دل بھی نرم نہوا اور آنسو بھی کسیکا نہ ٹپکا۔ آخر لوگون نے حضرت والد کو وعظ کہنے پر مجبور کیا۔ غرض مین کرسی سے اوترآیا۔ اور حضرت والد کرسی پر جا بیٹھے اور یہ فرمانا شروع کیا کہ ایکبار کا ذکر ہے کہ مین روزے سے تھا یحییٰ کی مان نے میرے لئے انڈے اوبال کر سکرجہ[5] یعنے ایک مٹی کے ظرف مین رکھہ دیے تھے اتفاقاً بلی آئی اور سکرجہ کو گرا کر توڑ دیا بس اتنا حضرت والد کا فرمانا تھا کہ دفعتہً اہل مجلس ایکبار چیخ اوٹھے۔ جب حضرت والد کرسی سے نیچے تشریف لائے۔ تو مین نے اسکا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے اپنے سفر کا بیان کیا یعنے ملک عجم وغیرہ سیر کر آئے اور مین نے وہان تک اور آپنے انگشت مبارک سے آسمان کی سمت اشارہ فرمایا یعنے آسمان کی سیر کی پھر آپنے فرمایا کہ اے پیارے لڑکے جسوقت مین کرسی پر چڑھا میرے قلب پر حق تعالےٰ نے تجلی فرمائی اور ناطق ہوا پھر مین نے جو کچھ بیان کیا سنا تو نے اور کیفیت دیکھی۔ اور شیخ عبدالوہاب فرماتے ہین کہ بعد ازان مین اکثر الاوقات کرسی پر جا بیٹھتا اور لوگون کو وعظ و نصیحت کرتا۔ اور علوم مختلف بیان کرتا۔ حضرت والد بھی بیٹھے سنا کرتے۔ ایک شخص بھی میری گفتگو سے متاثر نہوتا۔ آخر مین کرسی سے اوتر آتا اور حضرت والد کرسی پر تشریف فرما ہوتے۔ اور فرماتے کہ اے نادان ایک گھڑی کا صبر جوان مردی ہے۔ یہ سنتے ہی اہل مجلس فریاد کر اوٹھتے حضرت والد سے مین اسکا باعث پوچھتا تو آپ فرماتے کہ تم اپنے جی سے باتین کرتے ہو

اورمین دوسرے سے یعنی مین اپنے جی سے باتین نہین کرتا بلکہ مجھے جوالہام ہوتاہی
وہی بیان کرتا ہون - اگر کوئی شخص مجلس وعظ مین کوئی مسٔلہ آپ سے پوچھتا
توآپ سائل کو جواب نہ دیتے جبتک کہ آپ جواب کا اذن نہ لے لیتے یعنی جب
کوئی مسٔلہ پوچھتا توآپ خاموش ہوجاتے اوسوقت ہیبت آلٰہی آپ پر تجلّی
کرتی اور آپ کی وقار بڑھ جاتی اوسوقت جیسا خداچاہتا سائل کو جواب دیتے - اور
حضرت شیخ فرمایا کرتے کہ قسم ہے عزت معبود کی جب تک مجھے کہا نہین جاتا کہ تو متکلم
ہو اور ہم تیرے ساتھ ہین اے عبد القادر متکلم ہو لوگ تیری باتین سنین مین متکلم
نہین ہوتا - اور ابو عمر الصریفی اور عبد الحق الحریمی ان دونون کا بیان ہے کہ ہمارے
شیخ رویا کرتے اور فرماتے اے میرے پروردگار اپنی جان تجھے کیونکر نذر کرون
کہ دلائل سے ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ یہ جان تیرے لیے ہو یعنے تیرا ہی عطیّہ
ہے اور آپ اکثر یہ شعر پڑہا کرتے - ؎

وما ینفع الاعراب ان لم یکن تقےً	وما ضرّ ذا التقوے لسان معجم

اور ابو عبد اللہ بن الفتح سے شطنوفی روایت کرتے ہین کہ ابو عبد اللہ کا بیان
ہے کہ چالیس برس تک مین نے حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کی خدمت کی - مین نے دیکھا کہ آپ صبح کی نماز عشا کے وضو سے پڑہا کرتے تھے
اور طلوع فجر کے قریب آپ باہر تشریف لاتے شبکو حضرت شیخ کی خدمت مین
حاضر رہتا - اور دیکھتا کہ آپ پہلی شب کو لوگون سے پوشیدہ نماز پڑہا کرتے
اور پہلی تہائی شب تک تو ذکر کیا کرتے اور برہ روے ہوا مرتفع ہوجایا کرتے
تھے - یہانتک بلند ہوتے کہ میری نظرون سے غائب ہوجاتے - پھر آپ

مترجمہ: نہین نفع کرتا عرب بولنا اگرچہ ہو متقی یعنی پرہیزگار اور نہین نقصان کرتی پرہیزگار کو زبان عجمی

کھڑے ہوکر نماز پڑھتے اور سجدے کو طول دیتے - بعد نماز کے پھر آپ
متوجہ ہوکر مراقب بیٹھتے اور اوسوقت نور آپکو ڈھاپ لیتا - وہ نور ایسا ہوتا
کہ دیکھنے والے کی آنکھین خیرہ ہوجاتین - اور حضرت شیخ فرمایا کرتے کہ مین نے
تمام اعمال کی تفتیش کی - کوئی عمل مجھے کھانا کھلانے سے افضل نظر نہ آیا اگر
دنیا میرے پاس ہوتی - تو بھوکون کو کھلانے کے سوا کوئی عمل اختیار نہ کرتا -
اور آپ اپنے غلام مظفر کو حکم کرتے کہ روٹی کا خوان لیکر عشا یعنے رات کا کھانا
مہیا کرے اور حضرت شیخ اکثر فرمایا کرتے کہ میرے دل کی تمنا یہ ہے کہ میدانون
اور جنگلون مین رہا کرون - جیسا پہلے رہا کرتا تھا کہ نہ لوگ مجھے دیکھتے تھے نہ مین
لوگون کو دیکھتا تھا - لیکن خداوند تعالے کو خلق کی منفعت منظور ہے - اور میرے
ہاتھ پر تقریبًا پانسو سے زیادہ یہود و نصاری ایمان لائے اور لاکھ سے زیادہ
عیارون اور مفسدون نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور خیر کثیر ہے - اور حضرت شیخ
کا جب کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو اوسے اپنے ہاتھون پر لیکر فرماتے یہ تو مردہ ہے -
اور اوسکی محبت اپنے دل سے نکال دیتے - اور جب کوئی لڑکا انتقال کرتا تو اوسکی
موت کا اثر آپ پر کچھ بھی نہوتا - اور اسی لیئے احیانًا اگر کوئی لڑکا حضرت شیخ کا
انتقال کرتا اور مجلس وعظ مین وعظ فرماتے ہوتے - تو آپ فورًا تجہیز کا حکم کرتے
اور وعظ فرمانے سے باز نہ آتے تھے - اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ غسال میت کو غسل
دے رہا ہے اور آپ وعظ فرما رہے ہین - جب غسال غسل دینے سے فارغ
ہوتا - لوگ کفنا کے جنازہ حاضر کرتے تو اوسوقت حضرت شیخ اپنی کرسی سے اوترکر
جنازے کی نماز پڑھ دیتے بعد ازان لوگ جنازہ دفنا آتے - اور آپ وعظ موقوف

نہ کرتے بلکہ اوسی طرح وعظ فرماتے رہتے۔ اور عمر الکیماتی بیان کرتے ہین
کہ کوئی مجلس وعظ حضرت شیخ کی اس سے خالی نہوتی تھی۔ کہ یہود و نصارے
ایمان نہ لاتے ہون۔ یا مسلمان رہزنی اور قتل نفس سے تائب نہوتے ہون
یا بدعت سے باز نہ آتے ہون اور عمر الکماتی بیان کرتے ہین کہ ایک راہب
حضرت شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپکے دست مبارک پر ایمان لایا۔
پھر لوگون سے بیان کرنے لگا کہ مین ایک شخص یمن کا رہنے والا ہون۔
یکایک میرے دل مین آیا کہ مین مسلمان ہوجاؤن اور یہ عزم میرا مصمم ہوگیا۔ کہ میری
نظر مین اہل یمن سے جو کوئی بھتر ٹھیرے گا۔ مین اوسکے ہاتھ پر ایمان لاؤنگا
اسی خیال مین اندیشہ مند بیٹھا تھا کہ خواب نے مجھپر غلبہ کیا حضرت عیسے
بن مریم کو خواب مین دیکھا کہ آپ مجھسے فرمارہے ہین کہ اے سنان تو بغداد جا
اور حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالے عنہ کے ہاتھ پر ایمان لا۔ کہ وہ اس زمانہ
مین بہترین اہل ارض سے ہین اور عمر بیان کرتا ہے کہ ایک بار حضرت شیخ کی خدمت
مین تیرہ نصرانی حاضر ہوے اور آپکی مجلس وعظ مین آپکے دست مبارک پر
ایمان لائے اور کہنے لگے کہ ہم عرب کی نصرانیون مین سے ہین۔ ہم سبھون نے
مسلمان ہونے کا عزم کیا تھا اور اسی فکر مین تھے کہ کس کے ہاتھ پر ایمان لائین
ایسے مین ہاتف نے ندا کی ہم سب اگرچہ ہاتف کی باتین سن رہے تھے مگر ہاتف
کی شکل نظر نہ آئی غرض ہاتف کہہ رہا تھا۔ کہ اے شتر سوار و صاحب فلاح تم سب
بغداد کو جاؤ۔ اور حضرت شیخ عبد القادر کے ہاتھ پر ایمان لاؤ۔ کہ وہ تمھارے دلون
مین ایسی برکت و ایمان ڈال دینگے کہ دوسرا شخص اس زمانے مین ایسی برکت

دایمان ولون مین ڈال نہین سکتا۔ اور ابو الفرح بن الحمامی بیان کرتے ہین کہ
جو کچھ حالات وکرامات حضرت شیخ کی مین سنا کرتا کہ مجھے استعجاب گذرا کرتا اور یقین
نہ آتا مین انکار کرجایا کرتا اور متعرض ہوتا اور باایہمہ آپکی ملاقات کا اشتیاق رکھتا
تھا۔ ایک بار اتفاقاً باب الازج تک کسی ضرورت سے میرا جانا ہوا جب مین وہان سے
لوٹا تو حضرت شیخ کے مدرسہ سے ایسے وقت میرا گذر ہوا کہ مکبّر حی علی الصلوٰۃ کہہ
رہا تھا اقامت سنکر جی کی بات مجھے یاد آگئی۔ مین نے چاہا کہ عصر کی نماز پڑھکے
حضرت شیخ سے ملاقات کرونگا۔ مگر میرے خیال سے یہ جاتا رہا کہ بے وضو ہون
غرض مین اوسی حالت مین جماعت کے شامل ہوگیا۔ اور آپنے عصر کی نماز
پڑھائی۔ اور جب آپ نماز و دعا سے فارغ ہوے تو مجھسے مخاطب ہوکے فرمایا
اگر کوئی ضرورت لیکر تو خاص میری ملاقات کو آتا تو مین تیرے مقصد کو پورا کرتا
مگر غفلت تیری شامل حال ہے اسی لیے بے وضو تو نے نماز پڑھی اور وضو کا تجھ
خیال نہ رہا۔ ابو الفرح حمامی کہتا ہے کہ حضرت شیخ کے یہ فرمانے سے مین بہت
متعجب ہوا۔ اور متحیر رہگیا اور میری عقل جاتی رہی کہ میری پوشیدہ باتونکا آپ کو
کیونکر علم آیا۔ پھر اوس روز سے مین نے حضرت شیخ کی ملازمت اختیار کی۔ اور
آپکی محبت کا گرویدہ ہوگیا اور ہمیشہ آپکی خدمت مین حاضر رہتا تھا۔ اور حضرت شیخ
کے فیض و برکات سے بہت کچھ سیکھا۔

فصل

شیخ شطنوفی نے اپنے مفردات مین جو روایتین بیان کی ہین
اور علاوہ مفردات کے جو شیخ شطنوفی سے مروی ہین اون روایتون کا ذکر ہے

الشیخ شطنوفی ایک جم غفیر بزرگان دین سے روایت کرتے ہین۔ کہ وہ بیان کرتے ہین عنقریب شیخ عبدالقادر الجیلی الحنبلی رضی اللہ تعالے عنہ کہنے والے ہین۔ کہ یہ میرا قدم کل ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ اونمین سے بعض بزرگون نے حضرت شیخ کی ولادت کے قبل خبردی اور بعضون نے آپکی ولادت کے بعد پوشیدہ خبردی۔ اور بعضون نے آپکی شہرت کے قبل خبردی۔ اور بعضون نے آپکے فرمانے کے قبل خبردی۔ مشائخین مین سے پہلے جن سے روایت کی گئی ہے وہ شیخ ابوبکر بن ہوار البطایحی ہین۔ اونکے سامنے جب اولیاء اللہ کا ذکر آیا تو اُنہون نے کہا کہ عنقریب ایک شخص عجمی ملک عراق مین ظاہر ہوگا۔ خدا کے نزدیک اوسکی بڑی قدر ومنزلت ہے اور اوسکا نام عبدالقادر ہے اور اوسکا مسکن بغداد ہے وہ کہے گا کہ یہ میرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ اور شیخ عبداللہ بن علی بن موسے بیان کرتے ہین کہ ۴۶۰ھ سنہ ہجری مین مشاہدہ مین مجھے معلوم ہوا کہ سرزمین عجم مین ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے اوس سے بڑی بڑی کرامتین ظہور مین آئینگی۔ اور وہ مولود مبارک مقبول کافۂ انام ہوگا۔ اور وہ کہیگا کہ یہ میرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ اور شیخ عثمان بن نصر بن منصور شیخ تاج العارفین ابوالوفا سے یون روایت کرتے ہین۔ کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ عالم شباب مین شیخ تاج العارفین ابوالوفا کی ملاقات کو تشریف لائے جسوقت شیخ العارفین کی نظر حضرت شیخ پر پڑی معاً آپکی تعظیم کو کھڑے ہوگئے اور حاضرین مجلس کو اشارہ کیا کہ ولی اللہ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوجاؤ اور شیخ تاج العارفین نے چند قدم بڑھ کے حضرت شیخ کا استقبال کیا۔ جب چند بار السیاہی

اتفاق ہوا تو لوگون نے اسکا سبب شیخ تاج العارفین سے پوچھا آپنے فرمایا۔
کہ اس جوان کا عنقریب ایک زمانہ آنے والا ہے جب وہ زمانہ آئیگا تو خاص وعام
اس جوان کے محتاج ہونگے اور گویا مین دیکھہ رہا ہون کہ علیٰ رؤس الاشہاد بغداد
مین یہ جوان کہہ رہا ہے کہ یہ میرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ اور موسیٰ بن
الماہین الزولی کا بیان ہے۔ کہ ہمارے شیخ عقیل المنبجی سے لوگون نے دریافت
کیا کہ اندنون قطب کہان ہے تو ہمارے شیخ نے کہا کہ قطب اسوقت شہر مین
پوشیدہ ہے بغیر اولیاء اللہ کے کوئی اوسے پہچان نہین سکتا اور عنقریب
یہان (اور عراق کی طرف اشارہ کیا) ظاہر ہونیوالا ہے ایک جوان عجمی سادات
سے بغداد مین۔ وہ لوگون کو مواعظ ونصایح کرے گا۔ خاص وعام اوسکی کرامتین
مشاہدہ کرینگے۔ اور وہی شخص قطب ہے بغداد مین وہ کہے گا۔ یہ قدم میرا
کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ اور قیس بن یونس بیان کرتے ہین کہ ایکبار
شیخ علی بن وہب کے پاس مین ملاقات کو گیا ہوا تھا اور اتفاقاً اوسی روز فقراء
کا ایک گروہ بھی آپکی ملاقات کو آیا ہوا تھا۔ شیخ علی بن وہب نے فقرائسے
پوچھا کہ تم سب کہان سے آتے ہو۔ اونھون نے کہا کہ گیلان سے۔ گیلان کا
نام سنتے ہی علی بن وہب نے کہا کہ اللہ تعالے نے بسبب پیدا کرنے
ایک شخص کے جسکا نام عبد القادر ہے عالم کو روشن کیا۔ اور وہ بغداد مین
کہے گا کہ یہ میرا قدم کل ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ اور نجیب الدین السہروردی
سے روایت ہے۔ اونکا بیان ہے کہ مین شیخ حماد دباس کے ساتھہ تھا۔
مین نے سنا وہ کہتے تھے۔ کہ اس عجمی کا قدم ایک زمانہ مین کل اولیاء اللہ کی

گردن پر ہوگا۔ اور شیخ النجیب السہروردی کا یہ بھی قول ہے اور چالیس مشائخین نے بھی ایساہی کہا۔ اور شیخ نورالدین الشطنوفی کا بیان ہے کہ ۶۶۹ھ مین یعقوب بن بدران بن منصور قاہرہ مین مجھسے بیان کرتے تھے کہ جب مین ۶۲۱ھ ہجری مین بغداد گیا اور شیخ نصر بن عبدالرزاق بن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحنبلی کی ملاقات کو حاضر ہوا۔ تو مین نے سنا کہ لوگ آپسے آپ کے جدامجد کا یہ قول۔ یعنے۔ (قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ تعالےٰ) پوچھہ رہے ہین۔ شیخ نصر نے جواب دیا کہ اپنے والد بزرگوار اور چچاؤن سے سنا مین نے کہ فرماتے تھے کہ ہم اوقات مختلف مین اوس مجلس مین حاضر ہوے ہین جس مجلس مین ہمارے حضرت والد نے یہ الفاظ یعنے۔ (قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ تعالےٰ) فرمایا تھا۔ اور اوس مجلس مین تقریباً پچاس سے زیادہ مشایخ عراق حاضر تھے۔ جب ہمارے حضرت والد نے یہ فرمایا کہ یہ میرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے۔ تو اوسی آن مشائخین نے اپنی گردنین جھکادین۔ اور شیخ ہیتی نے حضرت شیخ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا۔ اور شیخ نصر بن عبدالرزاق نے یہ بھی فرمایا کہ یہ روایت بھی ہمین پہونچی ہے کہ مشاہیر مشائخین امصار و دیار جو اوسوقت مجلس مین حاضر نہ تھے۔ اونہون نے بھی اپنے اپنے مقام مین اوس آن مین اپنی گردنین جھکادی تھین۔ اور شیخ نصر فرماتے ہین کہ مین نے نہین سنا کہ مشائخین مین سے ایک نے بھی اس سے انکار کیا ہو۔ اور بعض مشایخ سے روایت ہے کہ جسوقت حضرت شیخ نے یہ قول فرمایا تو فرشتون نے کہا کہ اپنے

بہت سچ فرمایا - اور ابوسعید القیلوی بیان کرتے ہین کہ جسوقت حضرت شیخ نے
یہ قول فرمایا معًا آپ کے قلب مبارک پہ تجلی حق ہوئی اور ایک فرشتے کے
ہاتھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے خلعت آیا اور اوس
فرشتے نے اون تمام اولیاء اللہ کی حضوری مین جو حالت حیات مین اپنے جسم
کے ساتھ اور حالت مماۃ مین اپنی روح کے ساتھ اوس مجلس مین حاضر تھے وہ
خلعت حضرت شیخ کو پہنایا - اور گروہ ملائکہ اور رجال غیب ننگے پیرون ہوا پر صف
باندہے ہوئے حضرت شیخ کی مجلس مین کھڑے رہا کرتے تھے - یہان تک
اونکی کثرت ہوتی کہ افق نظر نہین آتا تھا اور کوئی ولی روئے زمین پہ باقی نرہا تھا
کہ جسنے یہ قول سنا ہو اور اپنی گردن نہ جہکادی ہو - اور عدی بن مسافر اور شیخ
احمد رفاعی سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ جب حضرت شیخ نے
(قدمی ھذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ تعالیٰ) یعنے یہ میرا قدم کل ولی اللہ تعالیٰ
کی گردن پر ہے - فرمایا تو ایک ہی آن مین تین سو تیرہ ۳۱۳ اولیاء اللہ نے اپنی
گردنین جہکادین - جن ولیون نے اپنی گردنین جہکادی تھین - اونکی تفصیل شیخ
لُولُوارمنی یون بیان کرتے ہین کہ اون ولیون مین سے حرمین مین سترہ ۱۷ ولی
تھے - اور ملک عراق مین ایک سو چھ ۱۰۶ - اور ملک عجم مین چار ۴ شخص اور ملک شام
مین تیس ۳۰ - اور ملک مصر مین بیس ۲۰ - اور ملک مغرب مین سترہ ۱۷ - اور ملک
یمن مین تینتیس ۳۳ - اور ملک حبش مین اکیس ۲۱ - اور سدِّ یاجوج و ماجوج مین دس ۱۰
اور بحر محیط کے جزیرون مین سینتالیس ۴۷ - اور وادی سراندیب مین چوبیس ۲۴ -
اور کوہ قاف مین سات ۷ - اور ابوسعید ابن ابی عصرون سے روایت ہے -

وہ بیان کرتے ہین کہ جوانی مین بغداد کے مدرسہ نظامیہ مین مین طالبعلم تھا اور ابن السقا میرا ہمدرس تھا - ایک بار کا ذکر ہے کہ ہم دونون شامل ہو کر ایک شیخ کی ملاقات کو گئے - وہ شیخ غوث کہلاتے تھے - ابن السقا نے اونسے کوئی بیہودہ مسئلہ پوچھا - شیخ نے غصہ کی نظر سے ابن السقا کو دیکھا اور کہا کہ مین دیکھہ رہا ہون کہ کفر کی آگ بجھہ مین بھڑک رہی ہے پھر میری جانب ملتفت ہو کر کہا کہ دنیا تجھے تیرے کان کی لو تک ضرور نکل جائیگی - پھر اوس شیخ نے کہا کہ اے عبد القادر گویا مین تیرے ہمراہ بغداد مین ہون - اور دیکھہ رہا ہون کہ تو جیسے کرسی پر بیٹھا ہوا لوگون کو وعظ و نصیحت کر رہا ہے - یا یہ کہہ رہا ہے - (قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله تعالی) پھر اوس سند سے جو اون تک پہونچی ہتی بیان کیا - کہ حضرت شیخ کی مجلس مین کثرت سے لوگ جمع تھے - آپ نے یہہ فرمایا - یہ قدم میرا کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے بس اوسی وقت - الشیخ علی الہیتی کرسی پر چڑھ گئے اور حضرت شیخ کے قدم مبارک لیکر اپنی گردن پر رکھہ لیے - پھر اسناد اً شیخ عبد الرحیم شیخ احمد رفاعی کے بھانجے سے روایت کی کہ اونکا بیان ہے جب مین بغداد مین پہونچا - اور حضرت شیخ کی مجلس مین حاضر ہوا تو آپ کے حالات اور فراغ قلب اور اسرار دیکھکر میری عقل جاتی رہی جب مین عبیدہ پاس لوٹ آیا تو اپنے ماموں سے کل حالات حضرت شیخ کے بیان کیئے وہ سنکر کہنے لگے اے میرے پیارے لڑکے شیخ عبد القادر کی سی قدرت آج کسکو حاصل ہے اور جو مقام اوسکا ہو اور جس مقام تک وہ پہونچا ہے وہ مقام کسکو نصیب ہے اور حضرت شیخ کا خادم سالم بن احمد الخطاب بیان کرتے ہین کہ ایک بار کا ذکر ہے - حضرت شیخ وعظ فرما رہے

تھے کہ اثناء وعظ مین آپ چند قدم ہوا پر چلے گئے اور فرمایا کہ اے اسرائیلی کھڑا رہ اور کلام محمدی سن۔ پھر آپ لوٹ آئے لوگون نے آپسے پوچھا تو فرمایا کہ حضرت خضر میری مجلس سے جلد جلد گذر رہے تھے۔ لہذا مین نے چند قدم بڑھکر اونسے جو کچھ کہا وہ تو تم سن رہے تھے اور اسنادًا شیخ عدی بن مسافر سے روایت ہے اونکا بیان ہے کہ ایک بار حضرت شیخ وعظ فرمارہے تھے کہ دفعتہً مینھ برسنے لگا بعض اہل مجلس متفرق ہوگئے۔ حضرت شیخ نے سر مبارک آسمان کی طرف اوٹھاکر فرمایا کہ مین تو لوگون کو جمع کرتا ہون۔ اور تو متفرق کرتا ہے بس اتنا آپکا فرمانا تھا مینھ تھم گیا۔ حوالی مدرسہ مین برسا کیا۔ اور مجلس وعظ مین ایک بوندبھی نہ پڑی۔ اور شیخ عدی یہ روایت بھی بیان کرتے ہین کہ ایک بار کا ذکر ہے کہ دجلہ ایسا چڑھ گیا تھا کہ لوگ غرق ہونے کو تھے۔ اگر حضرت شیخ سے مستغیث ہوے آپ دریا پر تشریف فرما ہوے۔ آپکے دست مبارک مین لکڑی تھی اوسے ٹیک کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ بس یہین تک یہ آپکا فرمانا تھا کہ فورًا دجلہ اوتر گیا۔ ابوبکر بن محمد الطحان بیان کرتے ہین کہ ایک بار حضرت شیخ آسمان کے نیچے وعظ فرمارہے تھے کہ یکایک بارش ہونے لگی آپ نے فرمایا کہ مین تو جمع کرتا ہون اور تو متفرق کرتا ہے بس اتنا آپکا فرمانا تھا کہ معًا بارش موقوف ہوگئی۔ اور حضرت شیخ کے پوتے شیخ نصر بن شیخ عبدالرزاق بن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحنبلی رضی اللہ تعالے عنہم سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہین کہ اپنے پدر بزرگوار سے سنا مین نے فرماتے تھے کہ ایک بار ہمارے حضرت والد جمعہ کی نماز کو تشریف لے چلے اور آپکے ہمرکاب ہم اور ہمارے بھائی شیخ عبدالوہاب

اور شیخ عیسے بہی تھے۔ اتفاقاً تین مشکیزے شراب کے چارپایون پر
لدے ہوے ہمارے سامنے سے گذرے جو سلطان کے لیئے جارہے
تھے۔ جب شراب کی بو پہیلی تو حضرت شیخ نے ہانکنے والون سے فرمایا کہ کھڑے رہو
انھون نے آپکے کہنے کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔ اور چارپایون کو بہت تیزی سے
ہانک چلے اسوقت آپنے چارپایون کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ کہ ٹھہر جاوہین
چارپائے ٹھہر گیئے۔ ہرچند ہانکنے والے چارپایون کو ہانکتے تھے اور مارتے
تھے۔ مگر وہ ایسے اڑ گئے کہ اپنی جگہ سے ذرہ بھی حرکت نہ کی۔ اور ہانکنے والے
مرض قولنج مین مبتلا ہوگئے آخر مجبور ہوکر سبھون نے توبہ کی پھر تندرست
ہوگئے۔ اور جتنی شراب تھی سرکہ بن گئی اور چارپائے بھی چل نکلے۔ جب یہہ
کرامت ظاہرہ و باہرہ حضرت شیخ کی ناظرین نے چشم سر سے معائینہ کی سبھون
کی زبان سے ایک بارگی سبحان اللہ کی صدا بلند ہوئی۔ اور جب اس واقعہ
کی خبر سلطان کو پھونچی۔ تو وہ بہت رویا اور شراب خواری سے باز آیا۔ اور حضرت
شیخ کی ملاقات کو حاضر ہوا۔ اور منصور بن المبارک الواسطی الملقب سے روایت ہے
وہ بیان کرتے ہین کہ جن دنون مین جوان تھا حضرت شیخ عبدالقادر الجیلی الحنبلی
رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ میرے ہمراہ ایک کتاب تھی
جسمین فلسفہ اور روحانیات کا بیان تھا۔ حضرت شیخ نے میری کتاب کے
ملاحظہ کے قبل ہی مجھسے فرمایا اے منصور تیری کتاب۔ تیری بڑی دوست ہے
چل اوٹھ اور اس کتاب کو دہو ڈال۔ میرا قصد ہوا کہ آئندہ اس کتاب کو اپنے گھر
رکھ چھوڑونگا۔ اور یون ساتھ ساتھ لیئے نہ پھرونگا۔ اور میرے نفس نے یہ گوارا نہ کیا

کہ اس کتاب کو دہوڈا لون - الغرض یہ بات میرے ذہن مین آئی تھی اور اسی مقصد سے اوٹھنا چاہتا تھا - کہ ایسے مین حضرت شیخ نے میری طرف نظر ڈالی - پھر مجھ مین کہڑے ہونیکی مطلقاً طاقت نہ رہی - اور قیدیون کی طرح مقید ہوگیا - حضرت شیخ نے وہ کتاب مجھسے مانگ لی اور کتاب کھولکر دیکھی تو کاغذ یعنے نرے سادے اوراق رہ گئے تھے کتابت کا نشان بھی باقی نہ رہا تھا - آپ نے کتاب کے صفحات کو ملاحظ فرماکر ارشاد فرمایا کہ اس کتاب مین تو فضائل قرآن مجید لکھے ہین - یہ فرماکر وہ کتاب میرے حوالے کی - اب مین جو دیکھتا ہون تو حقیقتہً نہایت ہی خوش خط فضائل قرآن حمید مرقوم ہین پھر حضرت شیخ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ آیندہ توبہ کر اس سے کہ جو باتین تیرے دل مین ہون وہ زبان پر نہ لایا کر - الحاصل منصور بن مبارک بیان کرتے ہین کہ بعد ازان آپ کی خدمت سے مین مرخص ہوا اور اوس کتاب کا مضمون جو کچھ مجھے یاد تھا وہ ایسا بھولا کہ گویا اوس کتاب کو کبھی دیکھا ہی نہ تھا - اور قطب یونینی مختصر المراۃ مین ابو سعید القیلوی سے ناقل ہین انھون نے کہا کہ حضرت شیخ کی مجلس مین کئی بار انبیاؤن کو مین نے دیکھا اور انبیار کی روحین آسمان و زمین کے درمیان مانند ہوا کے سیر کرتی پھرتی ہین اور رجال الغیب کو مین نے دیکھا کہ حضرت شیخ کی مجلس کے شوق مین ایک دوسرے پر سبقت لیجانا چاہتے تھے - اور حضرت خضر کو آپکی مجلس شریف مین اکثر آتے دیکھا مین نے حضرت خضر سے اس کثرت سے آنیکا سبب پوچھا - تو حضرت خضر نے مجھے جواب دیا کہ جو شخص اپنی فلاحیت و بہبودی چاہتا ہے تو اوسے ضرور ہے کہ حضرت شیخ کی مجلس کی ملازمت اختیار کرے -

اور محمدؐ بن ابی الفتح الہروی سے روایت ہے۔ اونکا بیان ہے کہ ایک روز
حضرت شیخ کی مجلس مین مین حاضر ہوا۔ آپکو دیکھا کہ وعظ فرمارہے ہین۔ وعظ فرماتے
فرماتے حالت استغراق مین آگیے اور آپنے فرمایا کہ اگر اللہ تعالے ارادہ کرتا
کہ ایک خوبصورت سبز چڑیا پیدا کرے میرے وعظ سننے کو تو ضرور پیدا کرتا۔ آپکی گفتگو
تمام بھی نہوئی تھی کہ ایک بہت خوبصورت سبز چڑیا سامنے سے اڑتی ہوئی آئی اور
آپکی آستین مین گہس گئی۔ آپنے پھر دوسرے روز وعظ فرمایا اوس روز بعض حاضرین
کچھ کاہلی سے آئے۔ پھر حضرت شیخ نے فرمایا کہ اگر خداوند تعالے قصد کرتا کہ
میرے وعظ سننے کو سبز چڑیون کو بھیجے تو ضرور ایسا ہی کرتا۔ آپ کی بات پوری بھی نہوئی تہی کہ تمام مجلس
وعظ سبز چڑیون سے بھر گئی۔ جتنے حضار مجلس تھے سبھون نے اپنی آنکھون سے
چڑیون کو دیکھا۔ اور ابو محمدؐ داؤد البغدادی بیان کرتے ہین کہ ۵۸۴ھ ہجری مین
شیخ معروف کرخی کو مین نے خواب مین دیکھا۔ کہ لوگون کی عرضیان درگاہ خداوندی
مین پیش کر رہے ہین اور مجھسے بہی کہا کہ تیری عرضی بہی لاؤ اوسے بھی درگاہ
جناب باری تعالے مین پیش کرون۔ مین نے اونسے کہا کیا ہمارے شیخ کو
معزول کردیا ہے۔ معروف کرخی نے جواب دیا کہ خدا کی قسم تمہارے شیخ
کو معزول نہین کیا۔ اور نہ اونھین معزول کرینگے۔ اتنے مین میری آنکھہ کھل گئی
صبح کو مین حضرت شیخ کے مدرسہ مین گیا اور آپکے حجرۂ شریف کے
دروازے پر جابیٹھا۔ تاکہ اپنے آنے کی آپ کو خبر دون۔ قبل اسکے کہ مین
آپکو دیکھون یا آپسے گفتگو کرون۔ آپنے اپنے حجرۂ شریف کے اندر سے
مجھے بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ اے داؤد تیرے شیخ کو معزول نہین کیا۔ اور نہ

اوسے معزول کرین گے۔ تیری عرضی لامین جناب کبریائی مین اوسے پیش کرون۔ اور ابوالخیر کرام بن الشیخ مطر الباذرانی کا بیان ہے کہ جب مین ابوالوفا کی خدمت مین حاضر ہوا۔ مین نے اونسے کہا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ آپ کے بعد کس شخص کی اقتدا کرون۔ آپنے فرمایا کہ بعد میرے شیخ عبدالقادر الجیلی الحنبلی کی اقتدا کیجیو ابوالخیر کہتے ہین کہ جب ابوالوفا نے یہ کہا تو مین تھوڑی دیر خاموش بیٹھا رہا پھر مکرر اپنے قول کا اعادہ کیا۔ ابوالوفا نے فرمایا اے پیارے لڑکے ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ اوس زمانے مین شیخ عبدالقادر ہونگے اور سب لوگ اونکی اقتدا کرین گے۔ ابوالخیر کرام بن الشیخ مطر الباذرانی بیان کرتے ہین کہ جب مین بغداد پہونچا اور حضرت شیخ کی مجلس مین حاضر ہوا اوسوقت مجلس مین بقا۔ اور ابوسعید القیلوی اور علی بن الہیتی اور سوا انکے اعیان مشائخین بھی حاضر تھے۔ حضرت شیخ کو فرماتے سُنا مین نے کہ مین تمہارے واعظون کی مثل نہین ہون جو لوگ بر روے ہوا ہین اون سے مین کلام کرتا ہون۔ ابوالخیر کہتے ہین کہ مین نے سر جو آسمان کی طرف اوٹھایا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک صف نورانی خلقت کی جو نور کے گھوڑون پر سوار تھے حضرت شیخ کے سامنے کھڑی ہے بسبب کثرت کے وہ نورانی سوار درمیان میرے اور آسمان کے حایل تھے یعنے اونکے ہجوم سے مجھے آسمان نظر نہ آتا تھا۔ بعض اونمین سے ساکت تھے اور بعض رو رہے تھے اور بعض اونمین سے چیخ رہے تھے۔ اور بعض ایسے نظر آئے کہ اونکے لباس مین آگ نظر آئی۔ یہ کیفیت اور حالت دیکھکر مجھے ایک غشی سی آگئی پھر مین اپنے کو سنبھال کر صف چیرتا ہوا حضرت شیخ کی کرسی پر چڑھ گیا۔ آپنے میرا کان

پکڑ کے فرمایا کہ اے کرام تیرے باپ نے پہلی بار جو تجھے وصیت کی تھی وہ کفایت
نہ تھی ابو الخیر کرام سے کہتے ہین کہ اوسوقت حضرت شیخ کی ہیبتہ ایسی مجھپر طاری ہوئی
کہ مین خموش ہوگیا اور مفرح بن نبہان بن برکات الشیبانی بیان کرتے ہین
کہ جب حضرت شیخ کے علم و فضل و کمال کی شہرت ہوئی اعیان و اذکیاء فقہاء
بغداد مین سے سو فقیہون نے مجتمع ہوکر آپس مین مشورت کی کہ ہر ایک شخص
ہم مین سے ایک ایک مسئلہ علوم مختلف سے علیحدہ علیحدہ حضرت شیخ
سے پوچھے اور آپکو جواب مین بند کردے - الغرض اسی ارادہ سے وہ فقہا
حضرت شیخ کی مجلس مین حاضر ہوے - اتفاقاً مین بہی اوس روز حضرت شیخ کی
مجلس مین حاضر تہا جب مجلس جمی آپ ساکت بیٹھے تھے کہ دفعتہً بجلی سا
ایک نور آپکے سینۂ مبارک سے چمکا - اوس نور کو جسے خدائے تعالےٰ
نے دکہایا دیکھا - غرض وہ نور اوس گروہ کے سینہ تک پہونچا - کوئی اُنمین
سے ایسا نہ تھا کہ جس کے سینہ تک وہ نور پہونچا ہو - اور وہ مضطرب نہوگیا
ہو - الغرض ایک بارگی اہل مجلس چیخ اوٹھے اور اپنے کپڑے پہاڑ ڈالی
اور اپنے سرون کو کہول دیا - اور سب کرسی پر حضرت شیخ کے پاس چڑھ گئے
اور اپنے سرون کو آپکے قدم مبارک پر رکہہ دیا اور اہل مجلس سب ایک بار
چیخ اوٹھے - مین نے گمان کیا کہ تمام بغداد لرز اوٹھا حضرت شیخ ہر ایک کو
یکے بعد دیگرے اپنے سینۂ مبارک سے لگانے لگے - غرض جب سبھون
کو سینۂ مبارک سے لگا چکے تو ہر ایک سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ مجھسے سُن
تیرا یہ سوال تھا اور اوسکا جواب یہ ہے - یہانتک کہ ہر شخص کا فرداً فرداً سوال

بیان کیا۔ اور اوسکا معقول جواب بھی آپنے فرما دیا۔ جب مجلس ختم ہو چکی تو مین
نے اون فقہا سے پوچھا کہ تمہاری کیا کیفیت تھی۔ انہون نے مجھسے بیان
کیا کہ جسوقت ہم حضرت شیخ کی مجلس مین جا بیٹھے جو کچھ ہم جانتے تھے سب کچھ
بھلا بیٹھے۔ گویا کچھ پڑہا ہی نہ تھا۔ جسوقت حضرت شیخ نے ہمین اپنے سینہ
سے لگایا۔ جو کچھ ہم بھول بیٹھے تھے وہ علم سب یاد آ گئے اور جو جو سوالات
ہمارے ذہن مین تھے آپنے کل بیان کر دیئے اور کل سوالات کے
ایسے معقول جوابات دیئے کہ ہرگز وہ جوابات ہمین نہ سوجھتے۔ اور حامد
حترانی بیان کرتے ہین کہ ایک بار کا ذکر ہے کہ مین حضرت شیخ کے
مدرسہ مین گیا اور آپکے سجادہ پر جا بیٹھا۔ آپنے میری طرف دیکھکر فرمایا
اے حامد حترانی تو عنقریب بادشاہ کی مسند پر ضرور بیٹھے گا۔ غرض جب مین
حتران پہونچا تو سلطان نور الدین نے مجھے اپنی ملازمت مین رکھا اور اپنی مسند
پر بٹھایا۔ اور مجھے کل اوقاف کا متولی بنا دیا۔ تو اوسوقت حضرت شیخ کا فرمانا
مجھے یاد آیا۔ اور حامد حترانی کا بیان ہے۔ کہ ایک بار حضرت شیخ خدائے
تعالیٰ کی قدرت کا بیان فرما رہے تھے۔ اسی اثنا مین ایک عجیب الخلقت
چڑیا اڑتی ہوئی مجلس سے گذری۔ تو بعض حاضرین اثناء وعظ مین اوس چڑیا کو
دیکھنے لگے اور وعظ کا خیال مطلق نہ کیا۔ اوسوقت حضرت شیخ نے ارشاد فرمایا
کہ قسم ہے عزت معبود کی۔ کہ اگر مین اس چڑیا کو ابھی کہون کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر
مرجا تو اسی آن مین فوراً ٹکڑے ہو کر مرجائے آپکے منہ کی بات منھ مین
تھی کہ وہ چڑیا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑی۔ اور محدث ابو الفضل احمد

بن صالح بن شافع الجیلی کا بیان ہے کہ مین مدرسۂ نظامیہ مین حضرت شیخ
کے ہمراہ تھا۔ اور فقہا، و فقرا، آپکی خدمت مین مجتمع تھے۔ آپنے مسئلہ قضا و
قدر کو بیان کرنا شروع کیا۔ آپکے اثنار وعظ مین ایک بڑا سانپ آپکی گود مین
سقف مکان سے گر پڑا۔ جتنے حاضرین مجلس تھے مارے خوف کے سب
بھاگ اُٹھے۔ اور حضرت شیخ باطمینان تمام جس ہیئت سے بیٹھے تھے بیٹھے
رہے۔ وہ سانپ آپکے جامہ مین گھس گیا۔ اور آپکے جسم مبارک پر
گذرتا ہوا گریبان سے نکلکر آپکے گلوے مبارک کو دیکھنے لگا حضرت شیخ
نے وعظ نہ موقوف کیا نہ کوئی تغیر آپکی ہیئت نشست مین آیا نہایت ہی استقلال
کے ساتھ جیسے بیٹھے تھے۔ ویسے ہی بیٹھے رہے۔ غرض وہ سانپ
آپکے جسم اطہر سے زمین پر اوترکر اپنی دم کے بھل آپکے روبرو کھڑا ہوگیا۔
اور آواز سے کچھ باتین کین اور چلا گیا۔ مگر ہماری سمجھ مین وہ باتین مطلق نہ آئین
جب سانپ نکل گیا حاضرین مجلس اپنے اپنے مقام مین آگئے۔ اور حضرت
شیخ سے استفسار کیا کہ سانپ نے آپ سے کیا باتین کین۔ آپنے فرمایا کہ مجھسے
وہ کہتا تھا کہ بہت سے اولیاء اللہ کو مین نے آزمایا۔ مگر کسی مین بھی آپسا ثبات
واستقلال نہ پایا۔ مین نے سانپ کو جواب دیا کہ جس وقت مین مسئلہ قضا و قدر
بیان کر رہا تھا۔ اوسی وقت تو میری گود مین آپڑا۔ مین تجھسے کیون ڈرتا۔ تیری
حقیقت ہی کیا ہے بیش ازین نیست کہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے۔ تیری حرکت
وسکون قدر کے اختیار مین ہے۔ مین مسئلہ قضا و قدر بیان کر رہا تھا۔ اسلئے
مین نے چاہا کہ اپنے فعل کو اپنے قول کے تابع رکھون۔ اور شیخ عبدالرزاق

آپ کے صاحبزادے بیان فرماتے ہین کہ حضرت والد کو مین نے فرماتے سُنا۔
کہ اتفاقاً مین ایک بار جامع منصور مین نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی چیز کے چلنے کی آواز
میرے کان مین پڑی۔ جیسے کوئی شئے میدان مین چل رہی ہے۔ اتنے
مین ایک عظیم الجثہ سانپ چلا آیا اور میرے سجدے کی جگہ آکر اپنا مُنہ پھاڑکر
رہگیا۔ جب مین سجدے مین جانے لگا۔ تو سانپ کو ہاتھہ سے ہٹا کر سجدہ مین
گیا۔ جب مین تشہد مین بیٹھا۔ وہ سانپ میری جانگ پر سے ہوتا ہوا میری گردن
پر چڑہ کر میرے گلو مین لپٹ گیا۔ اور جب مین نے سلام پھیرا تو وہ میری نظر سے
غائب ہو گیا۔ صبح کو جامع مسجد کی پشت پر جو ویرانہ تھا اوس طرف اتفاقاً میرا گذر ہوا۔
وہان ایک شخص کو مین نے دیکھا کہ جسکی آنکھین خلاف خلقت بشری کے طول مین
پڑی ہوئی تھین۔ مین سمجھہ گیا کہ یہ جن ہے۔ اوس نے مجھ سے کہا۔ مین وہی سانپ
ہون کہ جسے آپنے گذشتہ نماز پڑھتے مین دیکھا تھا۔ اور اوس نے کہا
کہ مین نے بہت سے اولیاء اللہ کو آزمایا جیسے آپکو آزمایا۔ مگر آزمایش مین اونمین
سے ایک بھی ثابت قدم نہ رہ سکا۔ اونکا پائے ثبات لغزش کر گیا۔ بعضون کو
دیکھا کہ ظاہر و باطن مین مضطرب ہو گئے۔ اور بعضون کو ظاہر مضطرب پایا۔ اور بعض کو
باطناً مضطرب پایا۔ ہان البتہ ایک آپ ہی کو دیکھا نہ ظاہراً مضطرب ہوے نہ باطناً
حضرت شیخ فرماتے ہین۔ پھر اوس جن نے مجھسے مرید ہونے کی درخواست کی
چنانچہ مین نے اوسے مرید کیا۔

الباب الثالث

تیسرا باب حضرت شیخ کے اساتذۂ حدیث کے بیان مین

آپ نے باوجود علم فقہ وادب مین عالی مرتبہ ہونے کے مشایخ حدیث سے علم حدیث بھی حاصل کیا۔حضرت شیخ نے حدیث سنی اور روایت کی ابوغالب محمد بن الحسن الباقلانی سے۔اور ابو بکر احمد بن المظفر سے۔اور ابن التمار سے۔اور ابوالقاسم علی بن احمد بیان سے۔اور ابو محمد جعفر ابن احمد السراج سے۔اور ابو سعید محمد بن عبدالملک بن حشیش سے اور حافظ ابوالغنایم محمد بن علی النرسی الملقب بابی سے۔اور ابو طالب عبدالقادر بن محمد بن ابی یوسف سے۔اور ابو عثمان اسمٰعیل ابن ملہ سے۔اور ابوالبرکات ہبتہ اللہ بن محمد سے۔اور ابوالحسین عبدالحق ابن عبدالخالق بن یوسف سے اور ابوالعز محمد بن ابی بکر سے۔

(حضرت شیخ کے اساتذۂ فقہ وادب کے بیان مین)

آپ نے فقہ پڑھی قاضی ابی سعید المبارک بن علی المخزومی سے۔اور علی بن الخطاب الکلواذانی سے۔اور ابوالوفا علی بن عقیل سے۔اور ابوالحسن بن الفرا سے۔اور حضرت شیخ نے علم ادب حاصل کیا۔ابوزکریا تبریزی سے اور شیخ احمد الدباس الزاہد سے۔اور آپ نے علم سلوک بھی شیخ احمد دباس سے حاصل کیا۔اور آپ نے علم سلوک حاصل کیا۔شیخ یوسف بن ایوب الزاہد سے جب وہ بڑھاپے مین بغداد آئے ہوئے تھے۔اور آپ نے علم سلوک تحصیل کیا۔شیخ تاج العارفین ابی الوفا سے۔اور حضرت شیخ سے حدیث روایت کی آپ کے صاحبزادون مین سے۔شیخ عبدالوہاب۔ اور شیخ عبدالرزاق نے۔اور آپ سے روایت کی موسیٰ نے۔اور حافظ ابوسعید

السمعانی نے - اور عمر بن علی القرشی نے - اور عبد الغنی بن عبد الواحد ابن علی بن سرور نے - اور شیخ الموفق عبد اللہ بن احمد بن قدامہ نے - اور شیخ علی بن ادریس الیعقوبی نے اور ابو ہریرۃ ابن الوسطانی نے اور احمل بن مسعود نے اور یحییٰ بن سعد اللہ التکریتی نے اور احمد بن مطیع الباجرائی نے اور سوا انکے جم غفیر نے آپ سے حدیث روایت کی - حضرت شیخ سے حدیث سننے والون مین سے پچھلے شخص عبد اللطیف ابن محمد بن علی القبیطی ہین اور حدیث کی اجازت یافتون مین سے الفرج بن مسلمہ الدمشقی ہین -

الباب الرابع

چوتھا باب آپ کے حالات کے بیان مین

اوس زمانے کے حالات جس زمانے مین حضرت شیخ لوگون کو وعظ اور درس فرماتے تھے اور فتویٰ دیا کرتے تھے - جبائی سے ابن النجار روایت کرتے ہین کہ تھوڑی سی زمین جایز طور سے حضرت شیخ کے ہاتھ آگئی تھی - آپ کے بعض احباب جو دیہات مین بود و باش کرتے تھے آپکے لیئے اوس زمین مین کاشتکاری کرتے تھے - اوس زمین کی پیداوار آپکے صرف مین آیا کرتی تھی - اور آپکے بعض اصحاب گیہون کی چار پانچ روٹیان پکاکر ہر روز آپکی خدمت مین لادیا کرتے تھے - آپ کے پاس جو کوئی مہمان آجاتا تو روٹیون کو ٹکرے ٹکرے کر مہمانون کو تقسیم کر دیا کرتے تھے - اور روٹیون مین سے جو کچھ بچ رہتا وہ اپنے لیے اوٹھا رکھتے تھے - اور آپ کبھی نقدی اپنے پاس نہ رکھتے تھے -

اگر کہین سے نقدی آجاتی تو فرماتے کہ جانماز کے نیچے ڈالدو اور جسوقت خادم آتا تو آپ خادم سے فرماتے کہ جا نقدی بقال کو یا نان بائی وغیرہ کو دے آ- ابوالفرج بن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے المنتظم مین لکھا ہے کہ ابوسعید المخزومی نے باب ازج مین ایک عمدہ مدرسہ بنوایا تھا- بعد اونکے وہ مدرسہ حضرت شیخ کے تفویض ہوا- آپ اوسمین لوگون کو وعظ و پند فرماتے تھے- اور آپکی نیک روشی اور خموشی کی شہرت ہوئی- لوگون کی ایسی کثرت ہونے لگی کہ مدرسہ مین گنجایش نہوتی تھی- آخر یہ نوبت پہونچی کہ آپ فصیل بغداد کے متصل بیٹھکر لوگون کو طریقت کی سند دیا کرتے تھے- اور بہت سے لوگ آپکی مجلس مین آپکے دست مبارک پر توبہ کرتے تھے جب مدرسہ بن چکا اور اوسکی عمارت کی وسعت بڑہ گئی- اور خاص و عام کی اوس مین گنجایش ہونے لگی- اوسوقت حضرت شیخ مدرسہ مین جلوہ افروز ہوکر درس و وعظ فرمانے لگے- اور ابن النجار کا بیان ہے- کہ جب مدرسہ مین گنجایش نہوئی اور جگہ مین تنگی ہونے لگی حوالی مدرسہ اور مکانات بنا دئے گیے لوگون نے اچھی طرح مدرسہ کی تعمیر کرادی اور اوسکی وسعت بڑہادی- امرائے اپنی دولت مدرسہ کی تعمیر مین صرف کی اور فقرا نے اپنی ذات سے عمارت کے بنانے مین کوشش بلیغ کی اور یہ ذکر ۵۲۸ھ ہجری کا ہے پھر حضرت شیخ اوس مدرسہ مین باطمینان تمام وعظ و تدریس فرمانے لگے اور فتوے دینے لگے اور لوگ ہر طرف سے صدقات اور نذر لیکر برکت حاصل کرنے کو آپکی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا کرتے تھے- اور بہت سی مفید کتابین اصول دین اور تصوف مین حضرت شیخ نے تصنیف فرمائین- اور ابوسعید

بن السمعانی کا بیان ہے۔ کہ حضرت شیخ باب ازج مین سکونت پذیر تھے۔ ابوسعید بن علی المخرمی کا مدرسہ جب آپکی تفویض ہوا آپکا ارادہ ہوا کہ عمارت کی وسعت بڑہادین اور مدرسہ کی مرمت کرادین۔ جب آپکے قصد کی آگاہی لوگون کو ہوئی مرد و زن مدرسہ کی مرمت کے لیے اپنی اپنی حیثیت کے موافق کچھ نقدی آپکی خدمت مین لایا کرتے۔ یہانتک کہ مدرسہ کی تعمیر تکمیل کو پہونچگئی۔ ہنگام تعمیر مدرسہ ایک عورت اور اوسکا شوہر دونون آپکی خدمت مین حاضر ہوے یہ دونون۔ میان بیوی معمار پیشہ تھے۔ عورت نے آپکی خدمت مین عرض کیا کہ یہ مرد میرا شوہر ہے اور اسپر میرے بیس دینار آتے ہین۔ مین نے نصف اس شرط پر اسے ہبہ کردیا کہ نصف ثانی کے عوض آپکے مدرسہ مین کام کرے اس شرط پر جانبین راضی ہین۔ پھر راضی نامہ نکالکر عورت نے حضرت شیخ کے حوالہ کیا اور اوسکا شوہر مدرسہ کی تعمیر مین موافق شرط کے کام کرنے لگا۔ حضرت شیخ اوسے ایک روز کی مزدوری دیتے اور دوسرے روز کی مزدوری کا حساب کرتے رکھتے تھے اسلیے کہ آپکو اسکی مفلسی کا علم تھا جب پانچ دینار کی مزدوری وہ کرچکا تو آپنے وہ راضی نامہ جو اسکی بیوی نے حضرت شیخ کو دیا تھا اوسکے حوالہ کردیا۔ اور ابن النجار جبائی سے روایت کرتے ہین۔ جبائی کا بیان ہے کہ حضرت شیخ مجھسے فرماتے تھے کہ اسقدر باتین میرے دل مین مجتمع ہوجایا کرتین کہ اسکے ہجوم سے جی میرا اوکتا جاتا۔ اگر مین تکلم نہوتا تو مارے صدمے کے جی چاہتا کہ اپنا گلا آپ گھونٹ ڈالون۔ اکثر میرے پاس دو یا تین شخص میری باتین سننے کو بیٹھے رہا کرتے۔

باب الحلبۃ کے مصلی مین بیٹھا کرتا تھا جب لوگون کو جگہ تنگی کرنے لگی تو میری کرسی کو فصیل شہر کے متصل لے گئے اور لوگ میرے پاس راتون کو روشنی لیکر آیا کرتے تھے۔

الباب الخامس فی ثناء الناس علیہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابوسعید سمنانی تاریخ بغداد کے ذیل مین بیان کرتے ہین کہ حضرت شیخ عبدالقادر الجیلی الحنبلی رضی اللہ عنہ بڑے متدین اور صالح اور بڑے سخی اور ذاکر اور دائم الفکر اور رقیق القلب تھے۔ اور شیخ موفق ابن قدامت کا بیان ہے کہ کسی شخص کی کرامتین آپکی کرامتون سے زیادہ سماعت مین نہ آئین۔ اور کوئی شخص ایسا نظر نہ آیا کہ دین کے لحاظ سے اوسکی تعظیم کیجاتی ہو حضرت شیخ سی زیادہ۔ اور شطنوفی شیخ عماد محمد بن ابراہیم المقدسی سے روایت کرتے ہین کہ اونسے شیخ موفق سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت شیخ ایسے مرتبہ اور پایہ کے تھے کہ از روے علم وعمل وحال وفتوے آپ پر سرداری ختم تھی اور آپ طالبعلم کے لیے کافی تھے۔ اور آپ جامع علوم تھے اور وظیفہ مستمرہ پر صبر فرماتے تھے۔ اور اوصاف جمیلہ اور حالات عزیبہ اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات مین جمع کیے تھے۔ شیخ موفق بیان کرتے ہین کہ بعد آپ کے پھر کوئی ایسا شخص نظر نہ آیا۔ اور حافظ محب الدین بن النجار تاریخ بغداد کے ذیل مین بیان کرتے ہین کہ حضرت عبدالقادر الجیلی الحنبلی رضی اللہ عنہ بن ابی صالح جنگی دوست الزاہد مسلمانان باعمل کے مقتداؤمین شمار ہوتے تھے۔ اور آپ صاحب کرامات ظاہرہ تھے۔ اور ابن النجار کا بیان ہے۔ کہ

حضرت شیخ نے۔ اوائل حال مین گوشہ نشینی اختیار کی تھی اور خلق سے انقطاع۔ اور ریاضت اور مجاہدۂ شدیدہ اور مخالفت نفس اور شب بیداری اور سیاحت۔ یہانتک کہ اللہ تعالے نے خلق پر آپکی بزرگی ظاہر کی۔ اور خاص و عام مین بڑی مقبولیت ہوئی۔ اور اللہ تعالے نے آپ کے دل کی حکمتون کو آپکی زبان سے ظاہر کرد کھایا۔ اور آپکی ولایت ظاہر ہو گئی۔ اور آپکا مرتبہ اور مقرب الٰہی ہونا مشتہر ہو گیا۔ ابن النجار نے آپکے حالات کے بیان مین بہت کچھ لکھا ہے۔ اور ابو المظفر یوسف سبط ابن الجوزی نے اپنی تاریخ مرآۃ الزمان مین حضرت شیخ کا نسب نامہ لکھنے کے بعد آپ کے حالات کا یون بیان کیا ہے۔ کہ حضرت شیخ بہ نسبت متکلم ہونے کے زیادہ سکوت اختیار فرماتے تھے اور لوگون کے دلون کی مخفی باتین آپ کہہ دیا کرتے تھے۔ اسلیئے آپکی بزرگی کا آوازہ دور دور تک پہونچ گیا تھا اور آپنے قبول عام حاصل کیا تھا۔ اور حضرت شیخ اپنے مدرسہ سے کبھی باہر تشریف نہ لاتے۔ مگر روز جمعہ رباط مین جلوہ افروز ہوتے۔ اور بغداد کے جلیل القدر لوگون نے آپ سے بیعت کی اور آپکے دست مبارک پر بہت سے یہود و نصاریٰ ایمان لائے اور آپ ممبر پر آشکارا حق فرماتے اور آپ صاحب کرامات ظاہرہ تھے۔ اور ابو المظفر کا بیان ہے کہ ہمارے مشائخین سے ایک گروہ نے حضرت شیخ کا زمانہ پایا تھا چنانچہ ابو الحسن بن ابی المجد ابو الفضل ابن طاہر سے روایت ہے اور وہ عبد الرحمن بن نجم سے۔ عبد الرحمن بن نجم کا بیان ہے کہ ہمارے شیخ ابو الحسن بیان کرتے تھے کہ وزیر ابو المظفر یحییٰ ابن ہبیرہ نے ایک بار مجھسے حضرت شیخ کی شکایت کی

کہ آپ اس طور سے میری حقارت کرتے ہین - کہ آپکی رباط مین خرمکا ایک درخت ہے - اوس درخت سے آپ مخاطب ہوکر اکثر فرماتے ہین - کہ اے ننہا سا درخت زیادہ بڑہ نہ چل نہین تو مین تیرا سر کاٹ ڈالونگا - اور اثنائے گفتگو مین میری جانب اشارہ فرماتے ہین - شیخ ابوالحسن بن عربیہ بیان کرتی ہین کہ وزیر ابوالمظفر نے مجھسے کہا کہ آپ حضرت شیخ کی خدمت مین جائے اور آپ سے خلوۃ مین کہئے کہ حضرت آپکو مناسب نہین ہے کہ آپ امام پر اعتراض کیجئے اور خلافت کی عظمت آپ بخوبی جانتے ہین - غرض مین باستدعاء وزیر حضرت شیخ کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپکی مجلس مین لوگون کی کثرت دیکھی خلوت کے انتظار مین بیٹھا رہا کہ جب لوگ رخصت ہوجائینگے اور تنہائی ہوگی تو جو کچھ عرض کرنا ہے آپ سے عرض کرونگا - مین بیٹھا ہوا سن رہا تھا کہ آپ اثنائے گفتگو مین فرمارہے ہین کہ ہان اوسکا سر کاٹ ڈالونگا - بس مین سمجھہ گیا - کہ یہ اشارہ آپکا میری طرف ہے پھر مین اوٹھکر چلا آیا - وزیر نے مجھسے پوچھا کہ حضرت شیخ سے عرض کیا تھا - مین نے وزیر سے کل واقعہ بیان کردیا - وہ سنکر رونے لگا - اور کہا کہ مین آپکی مصلحت مین دخل نہین دیتا - اور ابوالحسن کا بیان ہے کہ جب مقتفی باللہ نے قاضی ابن المرخم کو منصب قضا پر مامور کیا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے برسر منبر یہ فرمایا کہ تو نے اظلم الظالمین کو مسلمانون پر حاکم کیا - رب العالمین کو قیامت مین کیا جواب دیگا - اور شیخ معمر جو جرادہ مشہور تھے اونکا بیان ہے کہ کوئی شخص حضرت شیخ سے بڑھکر - نیک خلق - عالی حوصلہ - کریم النفس رحم دل - وعدہ کا وفا کرنیوالا مجھے نظر نہ آیا - اور باوجود بزرگ قدر اور عالی مرتبہ او تبحر

ہونیکے چھوٹون سے ملا کرتے تھے - اور بڑون کی توقیر کیا کرتے تھے - اور
سلام مین سبقت کیا کرتے تھے - اور غربا کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے - اور
فقراء کی تواضع کرتے تھے - اور بزرگون کی تعظیم کرتے تھے اور کسی امیر و رئیس
کی تعظیم کو کھڑے ہوتے تھے اور ہرگز کسی پادشاہ و وزیر کے دروازہ
پر تشریف نہ لیجاتے - اور محمد بن خضر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین - انکا
بیان ہے کہ مین آپ کی خدمت مین تقریباً تیرہ[۱۳] برس رہا -
آپ کو ناک جھاڑتے کبھی نہین دیکھا - اور آپ کے جسم
مبارک پر کبھی مکھی نہین بیٹھی - اور نہ کسی کے لیئے آپ کو اوٹھتے
دیکھا - اور بادشاہ کی مسند پر آپ کبھی نہ بیٹھے - اور نہ کسی بادشاہ
کی دعوت قبول نہ فرمائی اور حضرت شیخ جب کبھی خلیفہ کو خط لکھتے تھے تو اس
مضمون کا لکھا کرتے کہ عبد القادر تجھپر اس بات کا حکم کرتا ہے اور اوسکی فرمانبرداری
تجھپر واجب ہے - جب خلیفہ آپکا خط پڑہتا تو رو دیتا اور کہتا کہ حضرت شیخ نے
بہت ہی سچ فرمایا اور احمد بن مطیع الباجرائی کا بیان ہے کہ حضرت شیخ کے عصر
مین بڑے بڑے فضلا اور زہاد وقت آپکی عظمت کیا کرتے تھے سنہ ۵۲۰ھ
کے اوائل سے لوگون پر آپکی بزرگی اور کرامتین ظاہر ہونے لگین اور قبولیت
تمام آپکو حاصل ہوئی - اور آپکی صلاحیت اور تقوی کے لوگ معتقد ہوے اور آپکے
کلام سے مستفید ہونے لگے - اور اہل سنت کو آپکی ذات بابرکات سے
بڑی مدد ملی - اور آپکے اقوال اور افعال حسنہ اور کرامات اور مکاشفات امصار و
دیار مین مشتہر ہوگئے - اور سلاطین وغیرہ آپسے خوف کہانے لگے - اور محمد بن الخضر

السنجاری ایک کرامت بیان کرتے ہین کہ مین نے اسپنے والد سے سُنا۔ کہتے تھے۔ یہ بھی حضرت شیخ کی کرامات سے تھی کہ باوجود کثرت خلائق مجلس وعظ مین آپ کی آواز نزدیک و دور برابر پہونچتی تھی۔ اور آپ حاضرین کے دلونکا حال بیان کر دیتے تھے اور ازروئے کشف حاضرین کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور جب آپ قیام فرماتے تو آپ کی تعظیم کو حاضرین مجلس کھڑے ہوجایا کرتے اگر آپ اہل مجلس کو فرماتے کہ خاموش ہوجاؤ۔ تو وہ ایسے ساکت ہوجاتے تھے کہ سوا سانس کی آواز کے اونکی آہٹ تک سنی نہ جاتی تھی۔ اور اکثر لوگ فضا مین آواز سنا کرتے۔ اور کبھی لوگون کو معلوم ہوتا کہ جیسے کوئی شئے اوپر سے مجلس مین وہٹر سے آگری۔ اور حافظ شمس الدین الذہبی تاریخ الاسلام مین آپکا نسب نامہ لکھکر لکھتے ہین۔ کہ شیخ عبدالقادر الجیلی الحنبلی الزاہد صاحب کرامات ومقامات اور شیخ الحنابلہ ہین اور لکھتے ہین کہ آپ عدیم النظر تھے اور بعید الصیت تھے یعنے آپکی شہرت دور دور تک پہونچ گئی تھی۔ اور آپ علم و عمل کے سردار تھے۔ اور حافظ زین الدین ابن رجب طبقات کے ذیل مین یون بیان کرتے ہین کہ شیخ عبدالقادر سید الحنابلہ ہین۔ اور سلطان المشائخ اور آپ اپنے زمانے کے سید اہل الطریقت ہین۔ اور آپ صاحب کرامات ومعارف وصاحب حال ہین۔ اور حافظ زین الدین کا بیان ہے کہ حضرت شیخ کو قبولیت تمام حاصل تھی۔ اور آپ کی صلاح و دیانت کے لوگ قائل تھے۔ اور آپ کے وعظ سے لوگون نے نفع اوٹھایا اور اہل سنت کو آپکی ذات مجمع الصفات سے بہت بڑی مدد ملی اور آپ کے حالات اور افعال

حسنہ اور کرامات امصار و دیار مین مشتہر ہوگئی تھین - اور اپنے عصر مین
مشایخ وقت کے نزدیک جو علمائے زہاد تھے آپ بڑے معظم و مکرم تھے -
اور آپکی مجلس مین آپکے دست مبارک پر خلق کثیر توبہ کرتی تھی - اور احمد بن
مطیع الباجرائی ایک روز کا اپنا واقعہ بیان کرتے ہین کہ ایک دن مین حضرت شیخ
کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے مجھے جھڑک دیا اور فرمایا کہ تو یہان سے اوٹھ جا
وہان سے تھوڑی دور مین چلا تھا - کہ ایک شخص آپ کی پاس سے مجھے بلانے آیا -
مین آپکی خدمت مین لوٹ آیا - آپنے مجھسے فرمایا کہ جسوقت مین نے تجھے
جھڑکا تھا اوسوقت مین غمگین تھا - اور اوسی حالت مین سو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھا تو آپنے مجھسے فرمایا کہ تو معلم خیر ہے - غم سے بیقرار ہو
آپنے یہ کلمات تین بار فرمائے پھر میری جو خواہش تھی آپنے مجھے پڑھایا
اور ذہبی نے تاریخ اسلام مین بیان کیا ہے کہ ابو بکر بن طرحان نے مجھے
خبر دی کہ شیخ موفق نے اونسے بیان کیا کہ ہم نے حضرت شیخ عبد القادر
کا زمانہ اونکی آخر عمر مین پایا اور آپنے اپنے مدرسہ مین ہمین جگہ رہنے
کو دی تھی اور ہمارا خیال رکھتے تھے اور آپ کبھی اپنے صاحبزادے
یحیی کو بھیج دیا کرتے وہ آکر چراغ جلا جایا کرتے تھے اور اکثر حضرت شیخ
ہمارے لیے اپنے مکان سے کھانا بھجوا دیتے تھے اور صلوٰۃ فریضہ
مین آپ ہماری امامت کرتے تھے - اور آپسے مین کتاب الخرقی مؤلفہ
حنفطی بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک پڑھا کرتا - اور حافظ عبد الغنی آپسے کتاب
ہدایت سے باب الکتاب پڑھا کرتا تھا - سوا ہم دونون کے اوسوقت کوئی غیر

شخص آپ سے نہ پڑہتا تھا- ہم آپ کی خدمت مین ایک ماہ اور نو روز رہے- بعد ازان حضرت شیخ نے انتقال فرمایا آپکے جنازہ کی نماز ہم لوگون نے آپکے مدرسہ مین پڑہی- اور کسی شخص کی کرامتین آپکی کرامتون سے زیادہ سن نے مین نہ آئین- اور کسی شخص کو نہین دیکہا کہ لوگ بلحاظ دین آپ سے زیادہ اوسکی تعظیم وتکریم کرتے ہون اور حضرت شیخ کے بہت سے کمالات اور خوبیان لوگون کی زبانی مخفی سننے مین آئین- انتہی- اور یہ سند شیخ موفق تک موثق ہے- اور شطنوفی نے نگمان کیا کہ ابو بکر طرحان نے عماد اور ابو بکر بن محمد بن ابراہیم المقدسی سے سنا اور وہ حافظ عبد الغنی کے بھتیجے ہین اونکا قول ہے- کہ حضرت شیخ نے مجلس وعظ کی بنا پہلے ۵۲۱ھ ہجری مین ڈالی تھی- اور جسوقت ۵۲۸ھ ہجری مین مدرسہ کی عمارت تکمیل کو پہونچگئی- اوسوقت آپنے وعظ و درس وفتوی دینا شروع کیا- اور ہر طرف سے لوگ آپکی زیارت کو نذرین لیکر آنے لگے- اور آپکے اقوال ہر طرف سے شایع ہونا شروع ہوے- اور آپنے اصول وفروع دین مین بہت سی مفید کتابین تصنیف کین- اور آپ زبان حقیقت ترجمان سے عمدہ عمدہ کلام فرمایا کرتے تھے- اور عبد اللہ بن الحسن الجبائی سے روایت ہی کہ حضرت شیخ کے ایک شاگرد عمر الحلاوی تھے- اتفاقاً وہ بغداد سے کہین گئے- اور برسون غایب رہے- مدت مدید کے بعد عمر الحلاوی پھر بغداد مین لوٹ آئے- مین نے اوسنے استفسار کیا کہ کہو تو اتنے زمانے تک کہان غایب رہے اور کہان کہان کی سیرین کین- اونھون نے مجھسے کہا کہ مین نے اس مدت مین ملک شام اور مصر

اور ملک مغرب کی خوب سیر کی اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ عمر الحلادی سنے ملک عجم کا بھی نام لیا تھا کہ وہان کی بھی سیر کی الغرض عمر الحلادی سنے مجھسے کہا کہ اس مدت مین تین سو ساٹھ ولیون سے مین ملا۔ اونمین سے ہر ایک کا یہی قول تھا کہ شیخ عبد القادر الجیلی الحنبلی ہمارے شیخ ہین اور ہمین خدا کی راہ دکھانے والے ہین۔

الباب السادس

چھٹا باب آپکی کرامات اور خوارق مین جو آپ کے ہمعصرون نے بیان کیا ہے

حافظ محب الدین ابن النجار سے سنداً روایت ہے کہ ابو عبد اللہ بن ابی الحسن علی الجبائی نے مجھسے کہا کہ ایکبار حضرت شیخ۔ اخلاص وریا وعُجب کا بیان فرما رہے تھے اس حین مین مین بھی حاضر خدمت تھا میرے دل مین گذرا کہ عُجب سے بچنے کی کونسی صورت ہو سکتی ہے۔ یہ خیال میرے دل مین گذرتا تھا۔ کہ آپ نے میری جانب ملتفت ہو کے فرمایا کہ اللہ تعالے اگر فعل خیر کی تجھے توفیق عطا کرے اور تو اپنے نفس کو اوس کار خیر مین مداخلت نہ دے۔ تو ضرور ہے کہ عُجب سے بچا رہے گا۔ اور ابو محمد عبد اللہ کہتے ہین۔ کہ میرے والد نے مجھسے کہا اگر تو لوگون سے انقطاع کا قصد رکھتا ہے تو جبتک مشائخین کی مجلس سے علم حاصل نہ کرلے اور اونسے ادب نہ سیکھلے لوگون سے منقطع نہو۔ جب علم وادب تو نے مشایخ سے سیکھ لیا۔ ہان البتہ اسوقت خلق سے کنارہ کشی کر سکتا ہے اور اوس حالت مین تیرے سیلے

اجتناب سودمند ہوگا - اور اگر قبل حصول علم وادب انقطاع کرے گا تو باد
پریشان کی طرح ہر جانب بہٹکتا پہرے گا - اگر تجھے کسی مسئلہ دین مین دقت
پیش آئیگی - تو اوسکے دریافت کو ضرورتاً اپنے زاویہ سے باہر نکل
پڑے گا - اور صاحب زاویہ کو لازم ہے کہ مثل شمع کے اپنے ہی نور سے
منور رہے - اور ابن النجار کا بیان ہے کہ ابو نصر الزبینی القاضی سے مجھے
روایت پہونچی ہے - اونکا بیان ہے کہ ایک بار مین نے عزم کیا
کہ حضرت شیخ کی خدمت مین حاضر ہو کر آپ سے اس امر کی استدعا
کرون کہ آپ میرے لیے دعا فرمائین کہ اللہ تعالے مجھے دشمنون
کے شر سے بچائے - جو مجھے ستایا کرتے ہین - اتفاقاً جامع قصر کے
دروازہ پر آپ سے ملاقات ہو گئی - اوسوقت مین نے ارادہ کیا کہ آپ سے
اپنا اظہار مطلب کرون - حضرت شیخ نے میری طرف دیکھکر تبسم فرمایا - اور یہ
آیت پڑہی - فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ط معنی - پس جلد
کفایت کرے گا تجھکو اللہ اون سے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے
غرض حضرت شیخ نے یہ آیت پڑہکر میری تشفی کی اور مجھے عرض حال سے
مستغنی فرمایا - اور ابن النجار کا بیان ہے کہ قاضی زبینی کے خط سے
یہ روایت مین نے نقل کی کہ ایک شخص جیلان کا رہنیوالا حضرت شیخ کے
مدرسہ مین مقیم تہا - اور آپ سے تحصیل علم کرتا تہا - اوس شخص کا بیان ہے کہ
یہ معمول تہا کہ جب ظہر کی اذان ہوتی تو طلبا آپ سے سبق پڑہنے کو آیا کرتے اور
اپنی اپنی کتاب آپکی جانماز پاس رکہدیا کرتے اور بعد نماز ظہر آپ سے درس لیا کرتے

تھے۔ ایک روز کا عجب اتفاق ہوا کہ قبل ظہر مجھے نیند آگئی۔ اور احتلام ہوگیا
تو مین سوچنے لگا کہ ایسی حالت مین کیا کرون اگر اسوقت جاکر غسل کرتا ہون تو سبق
ناغہ ہوجائیگا۔ غرض اسی خیال سے مین نے غسل نہین کیا اور اوسی حالت جنابت
مین اپنی کتاب بحسب دستور حضرت شیخ کے سجادہ پاس رکھدی جب آپ نماز
ظہر سے فارغ ہوسے تو سبق لینے کو مین آپکے روبرو جا بیٹھا مین نے کتاب
ہاتھ مین لی ہتی کہ آپ مجھپر چیخ اوٹھے اور فرمایا کہ جا غسل کر آ حالت جنابت مین تو
مجھسے پڑہنے کو آیا ہے غرض مین اوسی وقت اوٹھکر غسل کر آیا اور حضرت بن
عبداللہ بن یحیی الموصلی سے روایت ہے کہ میرے والد مجھسے بیان کرتے تھے
کہ ایکبار ہم مدرسہ مین حضرت شیخ کے حاضر تھے اوسی اثنا مین خلیفہ مستنجد باللہ
بھی آپکی ملاقات کو آئے۔ اور بعد اجازت حاصل کرنے کے خدمت مین حاضر ہوے
اور دس توڑے جو دس مزدورون کے سرپر لدوالائے تھے آپکے روبرو رکھدیے
آپنے لینے سے انکار کیا اور فرمایا کہ مجھے اسکی کچھ حاجت نہین۔ خلیفہ نے
جب الحاح وزاری سے عرض کیا کہ اِسے قبول فرمائیے تو اوسوقت حضرت شیخ
نے اون دس توڑون مین سے دو توڑے ایک دہنے ہاتھ مین اور دوسرا
بائین مین اوٹھالیا۔ اور آپنے توڑون کو ہاتھون سے دبایا۔ اوسی وقت توڑون
سے خون ٹپک پڑا آپنے خلیفہ سے فرمایا۔ کہ تو خدائے تعالےٰ سے
شرماتا نہین کہ لوگون کا خون میرے روبرو لاتا ہے۔ غرض حضرت شیخ خلیفہ پر بہت
خفا ہوے اور فرمایا اگر تیرا سلسلہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہونچا
ہوتا تو مین یہ خون تیرے مکان تک بہا دیتا۔ اور ایک بار کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ

کی مجلس مین خلیفہ کو دیکھا۔ خلیفہ نے آپ سے عرض کیا مین کچھ دیکھنا چاہتا ہون
آپنے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے خلیفہ نے عرض کیا کہ اسوقت میرا جی سیب کو
چاہتا ہے اوسیوقت حضرت شیخ نے دست مبارک ہوا مین بڑھا کر دو سیب
لے لیئے۔ ایک اس مین سے خلیفہ کو دیا اور دوسرے سیب کو بہ نفس نفیس
توڑا اوس سیب سے مشک کی بو آنے لگی۔ اور خلیفہ نے جب اپنا سیب توڑا
تو اوس مین سے کیڑے نکلے۔ خلیفہ نے تعجب سے عرض کیا کہ حضرت یہ کیا ماجرا ہے
آپنے ارشاد فرمایا کہ تو نے اسے ظلم کے ہاتھ سے توڑا ہے اس لیئے
اسمین سے کیڑے نکلے۔ اور ابراہیم بن ابی عبداللہ الطری سے روایت ہے
کہ جب امصار و دیار مین آپکے حالات مشتہر ہو گئے۔ تو لوگ ملکون سے آپکی
زیارت کو آنے لگے۔ ایکبار کا ذکر ہے کہ جیلان کے تین مشایخ آپکی ملاقات
کو آپکے مدرسہ مین آئے۔ حضرت شیخ کو دیکھا کہ آپ بیٹھے ہین اور کتاب
مطالعہ فرمارہے ہین اور آپکا خادم روبرو کھڑا ہے اور لوٹا رکھا ہوا ہے۔ مگر لوٹے
کی ٹوٹی قبلہ کی جانب سے پھری ہوئی ہے۔ اون مشایخ نے جب دیکھا کہ لوٹے
کا مُنہ قبلہ کی جانب سے پھرا ہوا ہے تو از روئے انکار آپس مین گوشۂ چشم
سے اشارہ کرنے لگے۔ حضرت شیخ اونکے اشارون کو سمجھ گئے اور اپنے
خادم کی طرف ایک نظر ڈالی۔ وہ خادم فوراً گر کر مر گیا۔ اور ابراہیم بن ابی عبداللہ الطری
بیان کرتے ہین۔ کہ روایت کی مجھسے ابو البقا العکبری نے کہ یحیی بن نجاح الادیب
کو بیان کرتے ہوئے سنا مین نے یہ کہ مین نے اپنے دل مین ارادہ کیا کہ حضرت
شیخ اثناء وعظ مین کتنے شعر بیان فرماتے ہین اور آپکے دست مبارک پر کتنے لگ

توبہ کرتے ہین اسے شمار کرونگا - بس اسی قصد سے آپکی مجلس وعظ مین حاضر ہوا
اور اپنے ہمراہ دہاگا لیتا گیا - ہر شعر پر جو آپ فرماتے تھے - مین یادداشت کو ایک
گرہ دیتا جاتا تہا - اور مین مجلس مین سبہون کے پیچہے بیٹھا ہوا گرہ لگا رہا تھا - کہ
اسیسے مین آپ فرمانے لگے کہ مین تو کہولتا ہون اور تو گرہ لگاتا ہے -
اور خضر بن ابی عبداللہ بیان کرتے ہین کہ ابو عبداللہ القائد شیخ عبدالوہاب
ابن شیخ عبدالقادر جیلانی سے روایت کرتے ہین کہ ابو البقا ابن ابی البرکات
النہر ملکی کو کہتے ہوے سنا مین نے کہ میرے دوستون مین سے کوئی
مجہسے بیان کرتا تہا - کہ جب مین نے سنا کہ حضرت شیخ کے جسم مبارک پر
مکہی نہین بیٹھتی ہے - ایک بار جمعہ کے روز آپکی مجلس مین حاضر ہوا - آپنے
میری طرف دیکہکر فرمایا - ایش تعمل الذبابۃ عندی لادبس الدنیا والعسل
الاخرۃ - ترجمہ کہ بیچاری مکہی میرے پاس آکر کیا کریگی - میرے
پاس دنیا کی مٹھاس ہے نہ آخرت کی مٹہاس - اور خضر بن عبداللہ بیان کرتے
ہین کہ عبدالملک بن عبدالواحد سے سنا مین نے اونکا بیان ہے کہ ابو محمد
بن الحیات النحوی مجہسے کہتے تھے کہ جوانی کے ایام مین جب مین نحو پڑہتا تہا
لوگون سے حضرت شیخ کی تعریف سنا کرتا تہا اور ہنگام وعظ مین آپکی خوش بیانی
کا شہرہ تہا - آپکی شیرین بیانی کا آوازہ سنکر مین بھی آپکی تقریر سننے کا مشتاق رہا
کرتا - مگر مجہے وقت نہین ملتا تھا - کہ آپکی خدمت مین حاضر ہون - اتفاقاً ایکروز
لوگون کے ہمراہ آپکی مجلس وعظ مین حاضر ہوا - جب آپنے وعظ فرمایا -
تو آپکا کلام چندان مجہے پسند نہ آیا - اور جیسا سمجہنا چاہیئے سمجہا ہی نہین

مین نے دل مین کہا کہ آج کا دن مفت ضائع ہوا - حضرت شیخ میری طرف ملتفت ہوے اور فرمایا تجھے لوکا لگے اشتغال نحو کو تو فضیلت دیتا ہے - تیرا مددگار سیبویہ ہے - اور عمر بن حسن بن الخلیل الطیبی بیان کرتے ہین کہ ایک بار حضرت شیخ کی مجلس مین حاضر ہوا - اور آپکے رخ انور کے مقابل چلا تو کیا دیکھتا ہون کہ ایک شئے بلوری قندیل کے مانند آسمان سے نیچے کو اوتر رہی ہے جب آپکے چہرۂ مبارک کے قریب پہونچی تو فوراً آسمان کی طرف صعود کر گئی تین بار ایسا ہی نظر آیا - مین نے چاہا کہ یہ واقعہ آپ سے بیان کرون آپنے فرمایا - المجالس بالامانۃ ط یعنے ہم بزم کو رازدار ہونا چاہیئے پس وہین مین خاموش ہو گیا اور خضر بن عبداللہ بیان کرتے ہین کہ علی بن احمد بن ملاعب الفوارس جو بڑے راست گو تھے اونکا بیان ہے کہ ایک بار ایک گروہ کے ہمراہ جو حضرت شیخ کی خدمت مین اس غرض سے جا رہا تھا کہ آپ اونکی مہم کے لیئے دعا فرمائین - مین بھی چلا - اوس گروہ مین ایک شخص نوجوان تھا جسکی ہنوز شادی نہین ہوئی تھی - اور نہایت درجہ کا بدکار تھا - ہمیشہ ناپاک اور کثیف رہا کرتا تھا - اور کبھی غسل بھی نہین کرتا - غرض وہ لوگ جب آپکی خدمت مین حاضر ہوے آپ سے اپنا اظہار مطلب کیا حضرت شیخ نے اون سبھون کے لیئے دعا کی آپکے دست مبارک پر ایک سرے سے سب نے بوسہ دینا شروع کیا جب اوس جوان کی نوبت آئی اور اُسنے آپکے دست مبارک پر بوسہ دینا چاہا - آپنے اپنا ہاتھ آستین کے اندر کر لیا - اس جوان نے آستین پر سے بوسہ دیا پھر جب دوسرے کی نوبت آئی تو اپنے ہاتھ کو آستین سے نکالکر چومنے کو دیا جب سبھون نے دست مبارک کو

بوسہ دیلیا تو آپ مکان مین تشریف لے گیے۔ اور ابو بکر العمری سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہین کہ مین اوائل عمر مین مکہ معظمہ کی راہ مین حمالی کرتا تھا۔ اوخین دنون مین اتفاقاً ایک شخص جیلان کا باشندہ جس نے میرے ہمراہ حج کیا تھا راہ مین بیمار ہوگیا جب اوسنے موت کے آثار دیکھے۔ تو مجھسے کہنے لگا۔ یہ پوٹلی لے اس مین دس دینار بندھے ہوے ہین۔ دینار اور یہ جامہ میری طرف سے حضرت شیخ کی نظر کرنا۔ اور میری طرف سے عرض کیجو کہ میرے حال پر مہربانی فرمائین غرض مجھے یہ وصیت کرکے وہ انتقال کرگیا۔ مجھے طمع نے آگھیرا۔ میرے جی مین یہ بات آئی کہ دینار وجامہ کو ہضم کرجاؤن کہ اسکی کیسکو خبر نہین ہے۔ اتفاقاً حضرت شیخ سے راہ مین ملاقات ہوگئی میرے مقابل آپ آرہے تھے۔ مین نے سلام مین سبقت کی اور آپ سے مصافحہ کیا آپنے مصافحہ مین میرے ہاتھونکو پکڑکے اچھی طرح دبایا۔ اور فرمایا کہ افسوس دس دینار اور جامہ کے لیئے اوس عجمی کی امانت مین تونے خیانت کی اور میری ملاقات ترک کردی یہ سنتے ہی مین غش کھاکر زمین پر گرپڑا مجھے اوسی حالت مین چھوڑکر حضرت شیخ چلے گیئے۔ جب مجھے ہوش آیا تو مین جامہ اور دینار لیکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور آپکے حوالہ کردیا۔ اور ابو الفتح احمد بن الوزیر ابی المظفر یحیی ابن ہبیرہ بیان کرتے ہین کہ مین نے اپنے دادا سے حضرت شیخ سے ملنے کی اجازت چاہی۔ دادا نے مجھے اجازت دی اور ایک مبلغ اشرفیون کا دیا اور مجھسے کہا کہ جب حضرت شیخ کی خدمت حاضر ہونا تو پہلے آپکو سلام کرنا اور یہ مبلغ آپکی نذر کرنا۔ غرض جب مین آپکی مجلس مین حاضر ہوا جب آپ وعظ فرماکر منبر سے نیچے اوترے تو مین نے آپکو سلام کیا مگر اوس مجمع مین مناسب نہ سمجھا

کہ مبلغ آپکی خدمت مین پیش کرون دلمین قصد کیا کہ آپکے زاویہ شریف مین جاکر پوشیدہ آپکی نذر کرونگا - یہ ارادہ میرے دل مین آیا ہی تھا کہ آپنے مجھسے فرمایا کہ جو کچھ تیرے ساتھ ہے لادیدے لوگون سے تجھے کیا - اور زاویہ مین تجھے جانیکی کوئی ضرورت نہین اور میری طرف سے اپنے دادا وزیر یحیی کو سلام کہنا - غرض وہ مبلغ آپکی نذر کردیا - اور آپکی خدمت سے حالت مدہوشی مین رخصت ہوا - احمد بن المبارک المرقبانی کا بیان ہے کہ حضرت شیخ کے تلامذہ سے ایک شخص تھا لوگ اوسے ابن عجمی کہتے تھے - وہ نہایت ہی درجہ کا غبی اور کودن اور کند ذہن تھا کوئی بات کیسکی اوسکی سمجھ مین نہین آتی تھی - مگر بہزار دقت ایک روز کا ذکر ہے ابن عجمی حضرت شیخ سے بیٹھا پڑہ رہا تھا کہ اسی اثناء مین بعض رؤسا آپکی ملاقات کو آئے اور سکے ذہن کی حالت اور حضرت شیخ کا تحمل دیکھکر متعجب ہوے - رؤساء نے آپ سے عرض کیا کہ آپکو کیونکر اتنی محنت برداشت ہوتی ہے آپنے فرمایا کہ اس شخص کی عمر اب بہت تھوڑی رہ گئی ہے اور میری محنت اسکے ساتھ تقریباً اور ایک ہفتہ باقی ہے بعد ایک ہفتہ کے یہ شخص خدا ے تعالے کے پاس سدہارے گا - آپکا کلام سنکر رئیس متعجب ہوا - اور ایک ایک روز گننے لگا - آخر وہ شخص جیسا آپنے ارشاد فرمایا تہا ساتوین روز انتقال کر گیا اور وہ رئیس بہی اوسکی جنازہ کی نماز پڑہنے کو آیا تہا - اور شرف بن المجد عیسی بن الشیخ موفق الدین بن قدامہ کا بیان ہے کہ ابو عبداللہ المرائی سے سنا مین نے وہ کہتے تھے کہ ابوبکر العماد اپنا واقعہ مجھسے یون بیان کرتے تھے کہ مین نے کچہ اصول دین پڑہا تہا - مسایل اصول مین مجھے کچہ شکوک واقع ہوے - مین نے دل مین

خیال کیا کہ جب حضرت شیخ کی مجلس مین حاضر ہونگا - آپ سے رفع شکوک کر لونگا
سننے مین آتا ہے کہ آپ دلون کی بات کہہ دیا کرتے ہین غرض مین اسی
قصد سے آپکی مجلس مین حاضر ہوا اوسوقت آپ وعظ فرما رہے تھے - اثناء
وعظ مین آپنے فرمایا کہ ہمارے اعتقاد سلف صالحین اور صحابۂ کرام کے
اعتقاد جیسے ہین - مین نے خیال کیا کہ یہ کلام اتفاقیہ آپکی زبان مبارک سے
نکلا ہے - پھر آپنے جس جانب مین بیٹھا تھا اوسی جانب ملتفت ہوکر اپنے
قول کا اعادہ کیا - آپکے مکرر فرمانے پر بہی مجھے اس امر کا یقین نہ آیا کہ یہ آپنے
میرے سوال کا جواب دیا ہو بلکہ یہی خیال گذرا کہ حضرت شیخ اثناء وعظ مین کبہی ادہر
ملتفت ہوتے ہین اور کبہی اودہر اس التفات کا اعتبار ہی کیا ہے - غرض تیسری
مرتبہ میرا نام لیکر آپ نے اپنے قول کا اعادہ کیا - یعنے ہمارے اعتقاد سلف
صالحین اور صحابہ کرام کے جیسے ہین پہر مجھسے فرمایا کہ اوٹھ جا دیکھہ تیرا باپ آیا ہے
ابوبکر العماد کہتے ہین کہ میرے والد اوس زمانے مین سفر مین تھے - غرض مین
آپکے فرمانے سے اوٹھکر اپنے مکان مین آیا تو دیکھا واقعی میرے والد سفر سے
آئے ہوئے ہین - اور جمال یحیٰی بن صیرفی کہتے ہین کہ ابو البقا العکبری النحوی سے
سنا مین نے - وہ مجھسے بیان کرتے تھے کہ مین ایک بار حضرت شیخ کی مجلس مین
حاضر ہوا تو دیکھا کہ کئی شخص آپکے روبرو الحان سے پڑہ رہے ہین - مین نے دل مین
کہا - کہ آپ الحان سے پڑہنے کو کیون جائز رکھتے ہین اور منع نہین فرماتے یہ خیال
میرے دل مین گذرا ہی تھا کہ آپنے فرمایا کہ اگر کوئی شخص عبارت فقہ الحان سے
پڑہتا ہو کیا وہ اعتراض کے قابل ہے - جب آپنے یہ فرمایا تو مین سمجھا کہ احتمال

ہے کہ آپ اور کسی کو فرماتے ہون - یہ ذہن مین گذرا ہی تھا کہ آپنے میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ قول تیرے ہی اعتراض کا جواب ہے بعدازان مین دل ہی دل مین اپنے اعتراض سے تائب ہوا آپنے فرمایا کہ تیری توبہ مین نے قبول کی اور شیخ عزیز الدین فاروقی کہتے ہین کہ شیخ شہاب الدین سہروردی سے سنا مین نے آپ بیان کرتے تھے کہ ایک بار میرا عزم ہوا - کہ علم کلام و اصول دین مین اشتغال رکھون - اور دل مین قصد کیا کہ اسکی مشورت حضرت شیخ سے کرونگا - مشورت کے ارادے سے آپکی خدمت مین حاضر ہوا - تو معًا آپنے فرمایا کہ وہ کچھ قبر کا سامان نہین ہے - جب آپنے یہ فرمایا تو مین اپنے قصد سے باز آیا - اور حافظ محب الدین ابن النجار بیان کرتے ہین کہ شیخ الصوفیہ شہاب الدین عمر بن محمد السہروردی سے سنا مین نے فرماتے تھے کہ ایک بار مجھے خیال آیا - کہ علم کلام پڑھنا چاہیے اور اوسکا عزم بالجزم کرلیا مگر اپنے قصد سے کسی کو آگاہ نہین کیا اتفاقًا ایک روز اپنے چچا ابو النجیب کے ساتھ مین نے نماز پڑھی اور چچا بعد نماز کے حضرت شیخ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپ کو سلام کیا مین بھی چچا کے ہمراہ تھا چچا نے آپ سے میرے حق مین دعا کی درخواست کی اور آپ سے بیان کیا کہ یہ لڑکا فقہ پڑہتا ہے - غرض مین نے اوٹھکر حضرت شیخ کے دست مبارک چومے - آپنے میرا ہاتھ پکڑکر فرمایا جس امر کا تونے ارادہ کیا ہے اوس سے توبہ کر کہ تجھے فلاحیت ہوگی یہ فرماکر آپنے میرا ہاتھ چھوڑدیا اور خاموش ہوگئے - لیکن مین اپنے قصد سے باز نہ آیا - یہان تک کہ میری حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی تھی - اور دل مین تکدر پڑہنے لگا - جب مین نے دلمین

غور کیا تو مین سمجھا کہ یہ نوبت جو میری پہونچی ہے۔ فقط حضرت شیخ کی مخالفت کا باعث ہے۔ اور یوسف ابن الجوزی کے نواسے کہتے ہین کہ مجھسے میرے ماموں خاص ایکبار بیان کرتے تھے۔ کہ حضرت شیخ یکشنبہ کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔ ایکبار کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ کی مجلس کی حضوری کے شوق مین ایک شب مین جاگتا تہا اتفاقاً جاگتے جاگتے مجھے نیند آگئی۔ اور احتلام ہوگیا۔ اُن دنون جاڑے کی راتین تھین ایک تو سردی کے خوف سے غسل کو جی نہ چاہا دوسرے یہ خیال گذرا کہ غسل وغیرہ مین دیر ہوجائیگی وعظ کا وقت جاتا رہیگا جب وعظ ہو چکے گا تو غسل کر آؤنگا۔ یہ سوچکر حضرت شیخ کے مدرسہ مین وعظ سننے کو پہونچا۔ اوسوقت آپ منبر پر رونق افروز تھے جیسے ہی آپکی نظر مجھپر پڑی۔ تو فرمایا کہ اے دبیر تو حالت جنابت مین ہماری مجلس مین آتا ہے اور جاڑے کا عذر پیش کرتا ہے۔ اور یوسف بیان کرتے ہین کہ مظفر الحرمی نے ایک دن اپنا واقعہ مجھسے بیان کیا۔ اور وہ نیک بخت آدمی تھے یہ کہ ہمیشہ حضرت شیخ کے مدرسہ مین سویا کرتا تہا۔ تاکہ آپکی مجلس وعظ مین حاضر ہوا کرون ایک شب کا ذکر ہے گرمیون کے دنون مین ایک رات گرمی کی شدت سے مین کوٹھے پر چڑھ گیا۔ رُطَب یعنے تازی کہجورون کو میرا جی چاہنے لگا۔ اوسوقت مین دل مین کہہ رہا تہا۔ کہ یا الٰہی یا سیدی یا مولائی اسوقت مجھے پانچ دانے بھی رطب کے ملجاتے تو مین شوق سے کہاتا۔ مظفر کا بیان ہے کہ خاص حضرت شیخ کی آمدورفت کے لیئے کوٹھے کا ایک چہوٹا دروازہ تہا۔ اوسی دروازہ کو کہولکر آپ تشریف لائے آپکے ہاتہہ مین پانچ دانہ رُطَب کے تھے آپنے

یا مظفر کہکر آواز سے پکارا - اور اُسکے قبل آپ مجھے پہچانتے نہ تھے - غرض
آپنے مجھسے فرمایا کہ تو جو چیز طلب کرتا تہا لے - اور یوسف نے مرأۃ مین
یہ قصہ بھی لکھا ہے - کہ عبدالصمد بن ہمام جو بڑی تونگر اور بڑے صاحب ثروت تھے
مگر شیخ کے منکرین مین سے تھے اور آپ سے منحرف تھے جب لوگ
حضرت شیخ کی کرامتین بیان کرتے تھے تو انکار کرتے اور آپکی کرامتون کا یقین
نہ لاتے - اور کبھی آپکی خدمت مین حاضر نہ ہوتے بعد ایک زمانے کے
لوگون نے اونکو دیکھا کہ حضرت شیخ کی خدمت مین برابر حاضر رہنے لگے - لوگون
کو اونکے احوال پر تعجب ہوا حضرت شیخ کے انتقال کے بعد لوگون نے -
اسکا سبب پوچھا تو بیان کیا کہ مین جس حالت مین تھا اوسی حالت مین تھا اتفاقاً
ایک روز حضرت شیخ کے مدرسہ مین میرا گذر ہوا - اوسوقت نماز شروع ہوگئی
تھی مین نے دل مین کہا کہ چلو نماز پڑہکر رفع حاجت کرونگا اور مین اوسوقت
ننگے پیر تھا جہان حضرت شیخ بیٹھکر وعظ فرماتے تھے وہ جگہ خالی تھی وہین مین نے
نماز پڑہی اور مجھے اسکا علم نہ تہا کہ آج دن وعظ کا ہے - الغرض لوگ وعظ
سننے کو اوس جگہ مجتمع ہوے اور ہجوم خلایق سے مجھے باہر نکلنے کی
راہ نہ ملی آخر نکلنے سے مجبور ہوگیا - اور نکل نہ سکا - مگر ادہر بیت الخلا کی ضرورت
مجھے سخت تھی اسی اثنار مین حضرت شیخ ممبر پہ وعظ فرمانے کو تشریف لے
گئے - اور میری کیفیت یہ تھی کہ مارے صدمہ اور کرب کے قریب تھا کہ ہلاک
ہوجاؤن آپ کا بغض میرے دل مین اور بھی زیادہ ہوگیا - اور مین متحیر تھا -
کہ الٰہی کیا کرون کدہر جاؤن - قریب تھا کہ مجھے حدث صادر ہوجاے - اور

لوگون مین رسوا ہون - اور لوگ میرے حدث کی بد بو سونگہین - مین خدا سے
چاہتا تھا کہ ایسی حالت مین موت آجائے تو فضیحت سے نجات ہو مین اسی
فکر مین تھا کہ الٰہی کیا کرون دفعتہً حضرت شیخ ممبر سے کئی سیڑہیان نیچے اوترے
اور اپنی آستین میرے سر پر ڈالدی اوسوقت مین نے اپنے کو ایک سرسبز باغ
مین جو ایک چٹیل میدان مین واقع تھا پایا - اور اوس باغ مین آب جاری تھا
غرض مین نے بڑے اطمینان سے رفع حاجت کی اور وضو کر کے دو رکعتین
پڑہین - پھر حضرت شیخ نے میرے سر پر سے اپنی آستین اوٹھالی تو مین نے
اپنے کو ممبر تلے جہان بیٹھا تہا بیٹھا پایا - اور جو کچھ اذیت و صدمہ تہا وہ بالکل
زائل ہوگیا - غرض اس واقعہ سے میرا استعجاب حد درجہ کا بڑہ گیا - اور ہاتہہ
پاؤن مین وضو کے آثار یعنے تری محسوس ہوئی اپنے واقعہ پر مجھے ایک
حیرت دامنگیر تہی - اور میری عقل کچھ کام نہ کرتی ہتی کہ یہ کیا ماجرا ہے جب مجلس وعظ
اختتام کو پہونچی تو مین بہی اپنی جگہہ سے اوٹھا - میرا رومال جس مین میرے صندوق
کی کنجیان بندہی ہوئی تھین گم ہوگیا تھا مین جہان بیٹھا تھا اوسکے آس پاس بہت
تلاش کیا آخر وہ رومال نہ ملا ناچار اپنے گھر چلا آیا - اور ایک لہار کو بلوا بھیجا
لہار نے آکر میرے صندوق کو کھول دیا - اور اوسکی کنجی بنادی اون دنون میرا
قصد سفر عراق کا تھا کوئی مہم درپیش تہی غرض مین وعظ کے روز کے دوسرے
روز صبح کو سامان سفر درست کر کے روانہ ہوا جب بغداد سے تین روز کی راہ
نکل گیا تو ایک مقام پر ہمارا گذر ہوا کہ جس مین ایک سرسبز و شاداب باغ واقع
تہا اور باغ مین نہر بہی جاری ہتی - بعض دوستون نے مجھسے کہا کہ آؤ ہم سب

اسی مقام مین ٹھیرین اور نماز پڑہ لین اور کچہ کہا پی بہی لین پھر ایسی پر فضا جگہ آگے ہمکو نہ ملے گی۔ غرض ہم سب اوسی مقام مین ٹھہرے مین نے اوس جگہ کو اچھی طرح جو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہہ جگہ بیشک دیکھی ہوئی ہے۔ غرض مین نے وضو کیا اور ایک جگہ نماز پڑہنے کو گیا ایسے مین کیا دیکھتا ہون کہ میرا وہی رومال ہے اور اوسمین کنجیان بندہی ہین۔ وعظ کے روز جسے کہو بیٹھا تہا اور وہ رومال مجلس وعظ مین گم نہوا تہا بلکہ میرے ساتھ تہا۔ کہ اسی میدان مین گر پڑا تھا۔ اور شیخ جرادہ بیان کرتے ہین کہ ایک روز مین حضرت شیخ کے مکان مین تھا آپ بیٹھکر کچھ لکہہ رہے تھے کہ اسی اثناء مین چھت سے کچہ خاک اُڑکر آپ پر گری۔ تین مرتبہ خاک سقف مکان سے گری آپ نے تینون بار خاک جھاڑدی جب چوتھے بار خاک گری۔ تو آپ نے سر مبارک اوٹھاکر سقف مکان کی طرف دیکھا تو ایک چوہا نظر آیا۔ کہ وہی خاک گرا رہا تھا۔ آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ تیرا سر اُڑجاے۔ یہ فرمانا تہا کہ چوہے کا دھڑ ایک طرف اور سر ایک طرف جا پڑا۔ اوسوقت آپ نے کتابت ترک کردی۔ اور روئے شیخ جرادہ کہتے ہین کہ مین نے آپ سے عرض کیا اے میرے آقا آپ کو کس امر پہ رونا آیا فرمایا کہ مین ڈرتا ہون کہ کسی مسلمان سے میرے دلکو اذیت پہونچے تو اوسکا بہی یہی انجام ہوتا ہے جیسا اس چوہے کا ہوا۔ اور شیخ عمر بن مسعود بیان کرتے ہین کہ ایک روز حضرت شیخ مدرسہ مین وضو کررہے تھے عصفور نے آپکے جامہ پہ بیٹ کردی

آپ نے سر مبارک اوٹھا کر دیکھا تو چڑیا ہے - آپکا دیکھنا تھا - کہ فوراً چڑیا
گر کر مر گئی جب آپ وضو کر چکے جس مقام پر چڑیا نے بیٹ کیا تھا
اوس مقام کو دہو ڈالا - اور وہ جامہ اوتار کر مجھے دیا اور فرمایا کہ اسے بیچکر
اسکی قیمت خیرات کردے اور آپنے فرمایا یہ خیرات چڑیا کی موت کا عوض ہے
اور محمد بن خضر الحسن بیان کرتے ہین کہ اپنے باپ سے سنا ہین سنے -
کہ حضرت شیخ مجلس وعظ مین انواع علوم بیان فرماتے تھے اور جسوقت
آپ وعظ کہنے کو کرسی پر تشریف لیجاتے تو آپکی ہیبت سے کوئی شخص
بات نہ کرتا نہ ہوکتا نہ ناک صاف کرتا نہ کھانستا تھا - اور توسط مجلس مین
یعنے جب آدہی مجلس جم جاتی آپ فرماتے کہ ہان اب قال کا وقت
گذر گیا - حال کا وقت آپہونچا - یہ سنتے ہی اہل مجلس بیساختہ تڑپنے لگتے
اور سب کے سب وجد مین آجاتے اور محمد بن ابی الفتح تقدم الہروی کہتے
ہین کہ ایک روز مین آپکی مجلس وعظ مین حاضر ہوا - آپ کو دیکھا وعظ فرما رہے
ہین - وعظ فرماتے فرماتے حالت استغراق مین آ گئے - اور فرمایا کہ اگر
اللہ تعالے ارادہ کرتا کہ ایک سبز چڑیا کو میرے وعظ سننے کو پیدا کرے
تو ضرور پیدا کرتا - یہ گفتگو آپ کی تمام بہی نہوئی تہی کہ ایک خوبصورت چڑیا اُڑتی
ہوئی آئی اور آپکی آستین مین گہس گئی - اور پہر نہ نکلی - پھر دوسرے روز -
حضرت شیخ نے وعظ فرمایا - بعض لوگ مجلس وعظ مین کاہلی سے نہ آئے
آپ نے فرمایا اگر خدائے تعالے چاہتا کہ میرے وعظ سننے کو سبز
چڑیون کو پیدا کرے تو ضرور ہی پیدا کرتا یہ بات بہی پوری نہوئی تہی کہ

ف - اس رسالہ مین سبز چڑیونکی روایت باختلاف روایت وعبارت جو کئی جگہ پر آئی ہے - قیاس یہی چاہتا ہے کہ ان سبز چڑیون سے فرشتے مراد ہون - واللہ اعلم وعندہ علم الحقیقہ ۱۲ بجرم

سبز چڑیون سے تمام مجلس بھر گئی - ابن النجار بیان کرتے ہین کہ شیخ عبدالوہاب ابن الشیخ عبدالقادر الجیلی الحنبلی سے محمد بن سعید الشاہد روایت کرتے ہین کہ صالح ابوبکر بن علی بن ابی سعید کو کہتے سنا مین سے نے کہ ایک بار ہم اور ایک جماعت حضرت شیخ کے روبرو بیٹھی تھی اور آپ ہم سبھون کے مقابل تشریف رکھتے تھے - مگر خاموش کچھ فرماتے نہ تھے مین اپنے دل مین سمجھا کہ شاید آج آپ ہم لوگون سے گفتگو نہ کرینگے یہ خیال میرے دل مین گذرا ہی تھا - کہ آپ نے سر مبارک اوٹھا کر میری جانب دیکھا - اور مجھسے فرمایا کہ میرا سکوت تمھارے لئے کلام ہے - اور عبدالرحمن بن النجم الحنبلی بیان کرتی ہین کہ مجھسے میرے ماموں ابوالحسن بن نجا الواعظ نے ذکر کیا کہ ایک بار حضرت شیخ کی خدمت مین حاضر تھا اوس روز عید کا دن تھا جب عید کی نماز کا وقت آگیا تو مین اوٹھکر مصلے کی طرف چلا بعد ازان حضرت شیخ تشریف لائے - اونکے ہمراہ ایک خلق کثیر تھی - لوگ آپکے دست مبارک چوم رہے تھے - اسیمین آپنے دو رکعت کی نیت باندہ لی مین نے جب آپکو نماز پڑھتے دیکھا - تو اپنے دل مین کہنے لگا - یہ کیسی نماز ہے سنت تو یہی ہے کہ قبل نماز عید نوافل نہ پڑھین - حضرت شیخ نے سلام پھیرا تو میری طرف ملتفت ہوکر فرمایا کہ اسکا کوئی سبب ہے یعنی قبل نماز عید جو مین نے خلاف سنت نماز پڑھی اسکی کوئی وجہ موجہ ہے -

الباب السابع فی نبذۃ من بلیغ کلامہ

ابن النجار کہتے ہین کہ ابوعبداللہ بن ابی الحسن الجبائی نے مجھے لکھہ بھیجا
اوسی خط سے نقل کرتا ہون - ابوعبداللہ کا بیان ہے کہ ہمارے شیخ
سید عبدالقادر رض فرماتے ہین - درمیان تیرے اور تیرے نفس کے خلق
حجاب ہے اور درمیان تیرے اور تیرے رب کے تیرا نفس حجاب ہے جبتک
تیری نظر خلق پر ہے اپنے نفس کو نہ دیکھے گا - اور جبتک تیری نظر اپنے
نفس پر رہیگی اپنے رب کو نہ دیکھے گا - اور حضرت شیخ فرماتے ہین
کہ دنیا اشتغال کی جگہ ہے اور آخرت خوف کی جگہ ہے - اور بندہ ان
دونون کے درمیان ہے - اور بندہ کی قرارگاہ جنت ہوگی یا دوزخ - اور
ابن النجار بیان کرتے ہین کہ جبائی کے خط مین مین نے یہ مضمون پڑہا -
کہ اپنے شیخ کو بعض مجالس وعظ مین فرماتے سنا مین نے تجھے مجاز ہے
چاہے خلق کو اختیار کر چاہے مخلوق کو - اگر خالق کو تو نے اختیار کیا
تو کہہ جیسا ابراہیم علیہ السلام نے کہا - فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ
پھر آپ نے زمین پر ہاتھ مار کر فرمایا جس نے اس مزہ کو چکھا - تو اوسے پہچان
گیا - حضرت شیخ کے اس قول پر کہ (جس نے اس مزہ کو چکھا تو اوسے پہچان
گیا) کسی شخص نے اعتراض کیا کہ اے میرے آقا جسکے منہ مین صفرا
کی تلخی غالب ہو وہ ذوق کی شیرینی کو کب محسوس کر سکتا ہے آپ نے
اوسکے جواب مین فرمایا تو اوسے لازم ہے کہ شہوات کو قے کر ڈالے -

اور حضرت شیخ نے اپنے بعض مجالس وعظ مین فرمایا - مومن کا قلب پہلے
نجم حکمت سے روشن ہوتا ہے - پھر قمر علم سے - پھر شمس معرفت سے نجم حکمت

کی روشنی سے دنیا کو دیکھتا ہے - اور قمر علم کی روشنی سے آخرت کو دیکھتا ہے - اور شمس معرفت کی روشنی سے خدا کو دیکھتا ہے -

الباب الثامن فی وفاتہٖ

ابن الجوزی کا قول ہے کہ شب شنبہ آٹھوین ربیع الآخر ۵٦١ھ ہجری مین حضرت شیخ نے انتقال فرمایا - اور انتقال کے بعد ہی بہت جلد اپنے مدرسہ مین آپ مدفون ہوے - اور آپ کی عمر شریف تقریبًا نوّے ٩٠ سال تک پہونچی تہی -

اور سنا مین نے کہ حضرت شیخ انتقال کے وقت فرماتے تھے - رُفقا رُفقا - یعنے اے دوستو اے دوستو - پھر فرمانے لگے - وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ اَجِیُٔ اِلَیْکُمْ اَجِیُٔ اِلَیْکُمْ - یعنے تمپر سلام ہو - مین آتا ہون تمہارے پاس - مین آتا ہون تمہارے پاس - ابن الجوزی بیان کرتے ہین کہ آپکے صاحبزادے شیخ یحیی سے سنا مین نے وہ مجھسے فرماتے تھے کہ حضرت شیخ انتقال کے وقت فرماتے تھے - انا شیخ ١

١ قیاس چاہتا ہے کہ حضرت شیخ کے انتقال کے وقت حوران جنت استقبال کو بحکم رب جلیل حاضر ہوئی ہون اور اوسوقت آپکو دیدار الٰہی کا شوق تمام نعمائے جنت پر غالب ہوگا - اسلیئے آپنے فرمایا - ما وعدنا بہذا یعنے مین حوران جنت کو لیکر کیا کرونگا میرا مقصد دلی تو یا رب تو ہے تیری ہی دید کا مشتاق ہون جنت و نعمائے جنت سے مجھو غرض نہین وعدۂ دیدار وفا کرے ٥ درمیان من ومحبوب حجاب آتیات ؛ الحمد ہی خواست دلم بعد ممالم داوند ؛ ١٢ مترجم ؛

كَبِيْرٌ مَّا وَعَدَنَا بِهٰذَا۔ یعنے مین بہت بوڑہا ہون مجھسے تو اس کا وعدہ نہ تہا۔

ابن النجار اپنی سند سے بیان کرتے ہین کہ دسوین ربیع الاخر ۵۶۱ھ مین حضرت شیخ نے انتقال فرمایا۔ اور او سوقت آپکی عمر شریف تقریباً نوّے برس کی تہی۔

اور ابن النجار کا قول ہے کہ آپکے صاحبزادے شیخ عبدالوہاب نے آپکے جنازہ کی نماز پڑہائی۔

تمت بالخیر

قد حصل الفراغ من الكتابة يوم الخميس شهر صفر سنة ١٣٢٢ هجرى كتبه الحقير الراجى الى رحمة الله تعالى احقر الانام رحيم بخش اثر لكهنوى۔ ابن شيخ خدا بخش قريشى فى بلدة المحروسة الكلكته مطبع المسمّٰى

المطابع معظم واقع كلكته مچھوا بازار اسٹریٹ مکان نمبر گیارہ

مانمقه اخينا العزيز الاديب الاريب
ميرزا احمد علي بيگ كوكب ابن المرحوم
الحكيم ميرزا محمد علي بيگ
القصافي الدهلوي ثم المدني
سلمه الله تعالى

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى وبعد
فاني في هذه الايام طالعت جزأ جزأ من الكتاب النادر
المسمى (بكلام النادر) في مناقب الشيخ عبد القادر
الذي ترجمه من اللغة العربية الى اللغة الهندية
السيد السند والحبر المعتمد جامع الفنون والفضائل
وحاوي صنوف المعالي والفواضل النقاد البصير
علم السادة ومعدن الفضل والسعادة عين
الانسان وانسان العين مولانا الحاج سيد معظم حسين

هو الذی فاق اُمرآء زمانه خَلقتاً و خُلقتاً و کرماً وجوداً و هو اول شخص فی سلالته لقب بلقب النواب من جانب الدولة البرطانیة حماه الله ودعاه واوصله الی کل ما یتمناه -- فقد احسن واجاد فی هذا التالیف الشریف - واغرب وافاد فی هذا الجمع المنیف اللطیف واودع فیه من شوارد الاثار ما تشتهیه الانفس وتلذ منه الابصار وتتروح منه قلوب الاخیار فجزاه الله عن السلف الصالحین والخلف الباقین خیر جزاء المحسنین والحمد لله رب العالمین والصلوٰة علی خیر خلقه محمد واله الطاهرین واصحابه الطیبین

کتبه بیمناه القاصرة العبد المذنب
الراجی الی رحمة الرب احمد علی کوکب
ابن المرحوم الحکیم میرزا محمد علی
بیگ الدهلوی ثم المدنی
عفا الله عنه وعن
والدیه

قطعہ تاریخ اختتام رسالہ از افکار گہر بار طوطی شکرستان سخندانی بلبل گلستان خوش بیانی رشک قاآنی خاقانی راثانی محب دلی مولوی رضا علی وحشت سلمہ اللہ تعالیٰ

نواب نامدار معظم حسین ما | آن مجمع الفضایل و آن مصدر کمال
احوال عبد قادر شیخ الشیوخ را | کابن الحجر نوشتہ بائین بیمثال
آوردہ از لسان عرب در زبان ہند | باخوبی کہ گوئیش آئینہ جمال
وحشت اگر کسے ز تو تاریخ پرسدش | گو یکہزار و سی صد و بست و یکیست سال

قطعہ تاریخ اختتام رسالہ نتیجہ فکر اکمل الادباء مخلص دلی مولوی اکمل علی اکمل سلمہ اللہ تعالیٰ

جناب میر معظم حسین عالیجاہ | بقاش باد چو نوشندۂ زلال حیات
جلیل خان بہادر عظیم نوابے | کہ صیت شوکت و فرش احاطہ عرصات (یعنی خضر)
بصد لطافت و انداز خوش بیانیہا | نوشت تذکرۂ غوث ارفع الدرجات
زہے صحیفۂ نادر کہ صفحہ صفحۂ وے | ز ندرت است مثال خوارق عادات
فتاد طبع من اکمل چو در پئے تاریخ | بگفتم از سر الہام مخزن برکات
| ۱۳۲۰ھ

قطعات تاریخ طبع رسالۂ ہذا

تاریخ طبع رسالہ کلام النادر فی مناقب الشیخ عبد القادر الجیلانی از ہیچمدان فقیر محمد بشیر پھلواروی وارد کلکتہ کہ در نثرش ہر فقرہ تاریخ طبع کتاب است و نیز از نظمش

بتوشیح آن چہار سنین مختلفہ و سن ہجری از مصرع آخر بر می آید ہدیۂ ناظرین است

تاریخ احوال نجیب۔ شیخ عبد القادر۔ جیلانی جالی ظاہر و باطن۔ شیخ ازل قطب ربانی
شہریار زمانہ بملک عرفانی۔ بجواد شیخ اسلام ابن حجر۔ تالیف جمیل مکمل شد احب انور۔ چو ترجمہ کل رسالہ طبع گردید
نخل آرزوئے سال طبع بجای قلم دمید۔ قطعہ منیر از دل نوشتم۔ بجناب معظم ہدیہ میدہم

مثنوی تاریخ طبع رسالہ ہذا در صنعت توشیح

۴۰	مطلوب جہان و شیخ و ماہر	۲۰۰	۴۰	محبوب خدا و عبد قادر	۲۰۰
۳۰۰	شد غوث زمان و قطب عالم	۴۰	۴۰۰	تقدیس ز خلق او منظم	۴۰
۴۰۰	تحریر مناقب مکرم	۴۰	۲	با ابن حجر شده مسلّم	۴۰
۳۰۰	شد ہجو رسالۂ مکمل	۳۰	۲۰	گلزار سوانحش مجمل	۳۰
۲	بوده عربی کلام پاکش	۳۰۰	۶۰۰	خوش بود لقاے فرح ناکش	۳۰۰
۶۰۰	خورشید سماء عز و اقبال	۳۰	۳۰۰	شہباز فضاے ملک اجلال	۳۰
۵۰	نامش کہ معظم حسین است	۴۰۰	۴	در فہم و ذکاؤ و خلق زین است	۴۰۰
۸۰	فرمود بار دوئی معلّٰی	۱	۱	این ترجمہ اش لطیف و زیبا	۱
۹۰	صادر شده زان معانی نور	۲۰۰	۵۰۰	ثابت شده چون تجلّی طور	۲۰۰
۸	حاصل شده از جناب عالی	۱۰	۱۰	یکسر پئے طبع آن لآلی	۱۰
۳۰	لازم شده بر بشیر بیباک	۲۰	۲۰	گویم سن طبع دفتر پاک	۲۰
۶۰	سالش ز سر ادب نوشتم	۴۰	۷	زیبنده مناقب معظم	
سمت ۱۹۶۰		فصلی ۱۳۱۱	عیسوی ۱۹۰۴	سنہ ۱۳۲۲ ہجری	بنگلہ ۱۳۱۱

قطعات تاریخ طبع از نتائج افکار شستہ خاطر شیخ محمد نذیر صابر مہتمم مطبع ہذا شاگرد حضرت بشیر پھلواروی

جو شد مطبوع و زیبا این رسالہ — بہ وصف عبد قادر حامئ ما
سن طبعش ز صابر گفت ہاتف — ثنائے دستگیر و ہادئ ما
۱۳۲۲ھ

دیگر قطعہ تاریخ طبع بزبان اُردو

جنابِ غوث اعظم کے مناقب — لکھے ہین اسمین سچے اور مناسب
معظم ہے کلامِ پاک ایسا — کہ سب خورد کلان ہین اسکے طالب
کتابت کی ہے میرے مہربان نے — مسمّٰے ہین آثر صاحب جو کاتب
چھپائی بھی ہے اسکی ایسی شفاف — کہ ہر نقطے ہین اسکے نجم ثاقب
دل عاجز نے کی فکر سنِ طبع — سمندِ فکر پر تھا کسل غالب
کہا ہاتف نے صابر لکھہ یہ مصرع — عجائب ہے یہی باغ مناقب
۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ طبع از جانب کاتب الحرف منشی رحیم بخش آثر لکھنوی

ہوا آراستہ جب یہ رسالہ طبع زیبا سے — نمایان ہو گیا حسن کتابت دستِ کاتب کا
اثر لکھہ طبع کی تاریخ مین یہ مصرع موزون — بہت نادر رسالہ ہے پسندیدہ مناقب کا
۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ طبع از شاعر شیرین زبان سید عثمان صاحب متخلص بہ سید

چھپا جب یہ رسالہ پاک و زیبا نادر و اطہر — کہ جسمین ہین مناقب محی الدین محبوب سبحان کے
کہا ہاتف نے سال طبع زیبا یون لکھو سید — چھپے اوصاف یہ اچھے جناب شیخ جیلان کے
۱۳۲۲ھ

قطعۂ تاریخ از نتیجۂ فکر محمد سرور خانصاحب سرور تلمیذ حضرت بشیر صاحب مدظلہ

خوشا مطبوع گشتہ این رسالہ — کز و شد عام اظہار مناقب
ز سرور سال طبعش گفت ہاتف — ببین بشگفتہ گلزار مناقب
۱۳۲۲ھ

غلط نامہ رسالہ کلام النادر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢	٥	جیسے	جسے
٢	١١	عسقلالی	عسقلانی
٣	٩	کئے ہے	کہئے
٣	١٣	ہین	ہے
٩	١٠	سفرو	سفرد
٩	١٩	العنی	العلثی
١٥	١٢	آپنے	اپنے
١٦	٨	کیا	کئے
١٦	١٣	الدنّاس	الدبّاس
١٧	١	اصافہ	رصافہ
٢٤	١١	اورخیر	اور یہ خیر
٣١	١٩	کرتے ہین	کرتا ہے
٣٣	١٧	بڑی	بری
٤٠	١٠	چڑھی	چری
٥٤	٧	حضرت	خضر
٥٨	١٥	ہریرہ	ہبیرہ
٦٠	١	مشلوک	شکوک
٦١	٧	آب نے فرما	آپنے مکرر فرمایا
٦٢	٣	خاص ایکبار	خاص یک ایکبار
٦٢	١٢	یہ کہ	کہتے تھے کہ مین
٦٣	١٩	مجھے	مجھسے

الحمد للہ والمنہ کہ یہ کتاب لاجواب ترجمہ غبطۃ الناظر فی مناقب الشیخ عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ بزبان اُردو پچیسوین ٢٥ صفر المظفر ١٣٢٢ ہجری کو نہایت
زیب و زینت سے مطبع ہذا مین زیور طبع
سے آراستہ ہوکر شایع ہوئی